ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بہ فضل خداوند مطلق دیوان نعت نبی برحق و نسخہ مدح خاتم انبیاء مسمی بہ اسم تاریخی

منظور حق

۱۳۰۲ھ

[illegible]

باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتہ خدمت والد معظم محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

۱۳۰۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون پہلے مین حمد پروردگار — کہ ہی حکم مین جسکے لیل ونہار

ہین تابع اوسی کے بشر اور ملک — اشارے سے پھرتے ہین اوسکے فلک

وہی ایک عالم مین ہی لایزال — اوسیکے لیے ہی جمال وجلال

مقرر وہ ہر عیب سے پاک ہی — بیان کیا کرون قاصر ادراک ہی

حبیب اوسکے ہین سرورِ انبیا — زمانے مین مشہور ہین مصطفا

حقیقت مین وہ حق کے محبوب ہین — کہ ہر اک نبی سے بہت خوب ہین

خدا سے یہی ہی مری التجا — کہ ہو ساتھ احمد کے محشر مرا

امام الوریٰ یا شفیع الامم　　سہارا شفاعت کا رکھتے ہین ہم

ہماری دم حشر لینا خبر　　کمر مین نہین کچھ بھی زادِ سفر

اسی وجہ سے نعت کی ہی رقم　　کہ اسباب ہون مغفرت کے بہم

پڑھا اس سے کچھ علم بھی بیشتر　　کہ تا ہو سفید و سیہ کی خبر

بہت عالمون سے جو صحبت رہی　　شریعت کے تابع طبیعت رہی

کتب جو تھے درسی پڑھے وہ تمام　　یہی شغل اپنا رہا صبح و شام

سوے نظم مائل طبیعت ہوئی　　لکھون وصف احمد یہ نیت ہوئی

گیا پاس مین حضرت ہوش کے　　کہ ہون خوشہ چین خرمن فیض سے

ملا پھر تو مجھکو معانی کا گنج　　بدولت ہوا اونکے مین نکتہ سنج

گنہگار مجسا نہ تھا دوسرا　　تخلص اسی وجہ آثم رکھا

جو کچھ تیرہ سو چار تک تھا کہا　　کیا جمع محنت سے سب ایکجا

جو اس سن مین دیوان پایا تمام　　تو منظورِ حق رکھدیا اسکا نام

توقع ہی محشر مین اسکا صلا　　کرینگے جناب محمد عطا

وہی ہین حبیب خدا لاکلام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

تاریخ از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

زیبا نعت جنابِ اکرم　　صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳

قصائد

لکھون مین نعت احمد مین جو مطلع اپنے دیوانکا　　تو ہو کیونکر نہ خامے کی زبان پر شکر یزدانکا

ازل سے ہو نین عاشق جلوہ محبوب یزدانکا　　مری آنکھون کے آگے پھر رہا ہی نور عرفانکا

مجھے سودا ہی یارب شاہ کے گیسوی پیچانکا　　غبار آنکھون مین پڑجائے مدینے کے بیابانکا

فراق مصطفے مین کیا بیان ہو سوز پنہانکا　　کہ خورشید قیامت بنگیا ہی داغ ہجرانکا

کہان پایا گہر نے مرتبہ حضرت کے دندانکا　　ہوا ہمرنگ لب کے رنگ کب یاقوت رمانکا

یقین ہی یہ کہ لیجائے مقدر جلد طیبہ کو　　نظر آیا ہی رویا مین مجھے گلزار رضوانکا

دکھا دو تم خدارا مجکو اپنے حسن کا جلوہ　　کہ اک مدت سے ہون مشتاق دیدِ روے تابانکا

اگر آجائے آگے چہرہ پر نور حضرت کے　　تو ہو انداز آئینے مین پیدا چشم حیرانکا

خیالِ مصحفِ روے نبی ہر وقت رہتا ہی　　نکیون موزون کرون مین اندنون مضمون قرآنکا

پڑے ہین داغ یادِ قامتِ سرور مین کثرت سے　　مرے تن پر گمان ہی آجکل سرو چراغانکا

تصدق روضہ انور پہ پھیرے پھرتے ہو جائے　　نظر آتا ہی گردش سے یہ مقصد چرخ گردانکا

بیان رنگینئ لبہا حضرت ہو سکے کیونکر　　جگر ہی خون جسکے سامنے لعل بدخشانکا

عنایت عام ہی ہو رحمۃ للعالمین شاہا
ہر اک مرہون رہتا ہی تمھارے لطف و احسان کا

کہان سنبل مین یہ طاقت کہ اُن بالونکا ہمسر ہو
مقابل رخ کے ہو یہ منہ کہان مہر درخشان کا

ذرا بھی سونگھ لے جو کوئی بوے گیسوِ حضرت
رہے نظرون مین اوسکے کچھ نہ رتبہ سنبلستان کا

رہا کرتی ہی صورت شاہ کی پیش نظر ہر دم
ہی بڑھکر آئینے سے اب تو عالم چشم حیران کا

اسی سے آرزو کا مین گریبانگیر رہتا ہون
کہ مجھپر سایہ پڑ جائے کبھی تو شہ کے دامان کا

نہو حورونکا جوبن مثل اوسکی خوش طرازی کے
نہو باغ ارم ہمسر مدینے کے گلستان کا

شفاعت امت عاصی کی چاہی حق تعالی سے
رہیگا حشر تک گردن پہ سبکے بار احسان کا

پھرا جو کوئی احمد سے احد سے وہ پھرا بیشک
یہی ہی میم مین باریک نکتہ سرِ پنہان کا

تصور مین دُرِ دندان حضرت کے جو مین رویا
گہر سے بڑھ گیا ہر اشک میری چشم گریان کا

تصور روی انور کا رہا کرتا ہی آنکھونمین
ٹپکتا ہی مرے چہرے سے ہر دم نور ایمان کا

یہی ہی موجب خلقت یہی محبوب خالق ہی
اسی باعث دو عالم مین فزون رتبہ ہی انسان کا

مدینے کے چمن کا مرغ جان بلبل جو بنجائے
ہرا ہو جائے نخل آرزو بے برگ و سامان کا

بہار افزا ہی اپنا داغ دل عشق محمد سے
ہوا ہی سبز سینے مین ہمارے باغ رضوان کا

غبار راہ طیبہ سے منور پھر تو آنکھین ہون
اگر ہو جائے شامل سرمے کے آثم فضل سبحان کا

نصب ہی خانہ دل پر علم اللہ کی مدد کا
نہ ہوگا دخل اسمین حشر تک شیطان مرتد کا

کرون مین شکر کیا اللہ کے انعام بے حد کا
عطا اوسنے کیا ہی مشغلہ نعت محمد کا

اگر سرِ گیسو مین جب ہر دم جپون مین نام احمد کا
عجب کیا پھر جو طائر بول اوٹھے روح مقید کا

سیہ کاری ہی پر سودا ہی گیسوے محمد کا
نہین کچھ خوف گو وہ نامہ اعمال ہی بد کا

بیان ہون نقش پا کیا دلمین ہی نقشہ جا احمد کا
ہی عالم دامن دلمین مرے حرف مشدد کا

نظر آدم کے سر پر تاج آیا گو ہمین مد کا
نکما پایا دو عالم مین فزون رتبہ محمد کا

چمکتا تھا ستارہ آپ کے نور مجرد کا
نشان جب کچھ زمین کا تھا نہ اس لوح زبرجد کا

فرشتے پڑھتے تھے صل علی حورین یہ کہتی تھین
شب معراج ہی غل ہی نبی کی آمد آمد کا

خدا دکھلائے وہ دن بھی شرف ہون یار تیسے
کرون ہر روز ان آنکھون سے مین نظارہ گنبد کا

خدا نے نعمتین بخشی ہین کیا کیا فیض حضرت سے
ہر اک کے ہاتھ مین دامن ہی تونے اپنے مقصد کا

مین دون تشبیہ کس سے سرو قامت کو ترے شاہا
بھلا ہم مثل طوبی ہو گا کب تجھسے سہی قد کا

شریعت کی کرو تم پیروی بخشش اگر چاہو
خدا کا عین خوش ہونا ہی خوش ہونا محمد کا

الٰہی ہی دعا میری قضا آئے مدینے مین
مرا ہر عضو طعمہ ہو وہان کے دام کا دد کا

وہ سر سبزی ہی حاصل سبزہ گلزار طیبہ کو
کہ آئے سامنے تو رنگ پھیکا ہو زمرد کا

خدا کا شکر امت مین کیا محبوب کے پیدا
وسیلہ ہاتھ آیا ہمکو قسمت سے محمد کا

جو آنکھیں ہوں تو دیکھیں نام ظلمت کا نہیں باقی
مثالِ مہر روشن ہی جہان میں نورِ احمد کا

دو نیم اعدائے دین کے دل نہوں کیوں نعت سن سنکر
مری تیغِ زبان میں کاٹ ہی تیغ مہند کا

خیالِ سینہ پر داغ بو دیتا رہے یا رب
اوٹھاتا لطف عالم میں رہوں عیشِ مخلد کا

یہ خواہش ہی رہوں میں روضہ پر نور کو تکتا
مری آنکھوں کی تپلی دور ہو مرقد کے گنبد کا

وہی اچھے ہیں جنکی عمر کٹتی ہی مدینے میں
کیا کرتے ہیں روز و شب نظارہ شہ کے مرقد کا

اگرچہ میں نہیں شاعر مگر مداح سرور ہوں
لیا ہی کھول فیضِ شہ سے مین نے قفل ابجد کا

کسی صورت پہونچ جاؤں الٰہی میں مدینے میں
طواف اکدن تو ہو جائے میسر شہ کے مرقد کا

مدینہ کی زمین کچھ ہو شرف کیونکر نہ گردوں پر
کہ اوسکے سینے پر تعویذ ہی قبرِ محمد کا

محمد پر فدا ہوں میں بچانا مجکو شیطان سے
الٰہی منہ دکھانا تو نہ ہرگز ایسے مرتد کا

عنایاتِ الٰہی پر ہمیشہ تھا گذر اونکا
توکل پھر نہ کیونکر تھا تکیہ اونکے مسند کا

خدا کے فضل سے ہر علم میں اونکو مہارت تھی
پڑھا تھا گو نہ ظاہر میں کوئی بھی حرف ابجد کا

مرا نقشِ تمنا بیٹھے کس صورت نہ کرسی پر
مدینے جا کے جب کھینچوں میں نقشہ شہ کے مرقد کا

حلاوت ایسی پاتا ہوں کہ خود لب میرے ملتے ہیں
ادا جب نام کرتا ہوں زبان سے میں محمد کا

یہ کہدو نغمہ سنجوں سے کہ سب تصویر بن جائیں
ہی شہرہ دہر میں اب میرے اشعارِ مجدد کا

فقیرانِ مدینہ بادشاہوں سے بھی ہیں بڑھکر
حقیقت میں اونھیں کو لطف ہی عیشِ مخلد کا

ہو جب باغ جہان مین سرو شرمندہ خجل جسکے
ہو مجھسے نظم کیونکر وصف اوس موزونی قد کا

کرو ذکر خدا یاد محمد مومنو ہر دم
کہ طائر مائل پرواز ہی روح مقید کا

اثر دکھلائیگا عشق نبی جو بعد مرنے کے
اوٹھون کا حشر کو پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

محمد کا اگر نقش قدم ہوتا نہ دنیا مین
نشان پاتا نہ ہرگز کوئی بھی لوح زبرجد کا

فرشتے تک تو آکر چومتے ہین آستانے کو
ملا ہی سنگ در کو شہ کے رتبہ سنگ اسود کا

حبیب حق تعالے کون ہی اس دار فانی مین
جو ڈھونڈو بھی تو نکلے کب کوئی ہمسر محمد کا

مین سچ کہتا ہون حضرت کا نہین ہی مثل عالم مین
نہین ہی دخل اسمین مومنو کچھ بھی خوشامد کا

مین جب پڑھتا ہون قرآن مانگتا ہون رب سے یہ دعا
کسی صورت نظر آجائے مجکو جلوہ احمد کا

عجب کیا دیکھلون جو عالم رویا مین حضرت کو
خیال ای مومنو رہتا ہی آنکھون مین محمد کا

صحابہ کے برابر کسکا رتبہ ہی زمانے مین
وہی مقبول حق ہی جو ہوا خادم محمد کا

نکیون ہاتھ آئے اوسکو سلسلہ بخشش کا محشر مین
جو سودائی ہو اس عالم مین گیسوے محمد کا

مین جان و دل سے ہون قربان حضرت کیا تعجب ہے
جو وقت نزع جاری ہو زبان پر نام احمد کا

جو اونکی چشم رحمت کا ادھر بھی کچھ اشارہ ہو
تو ہوجائے ابھی وا دم مین آثم قفل مقصد کا

مرے سر پر رہے سایہ الٰہی تیری رحمت کا
کہ دامن حشر مین ہاتھ آئے احمد کی شفاعت کا

دکھا دے مجکو رویا مین الٰہی چہرہ حضرت کا
کہ تا مجپر اثر کچھ بھی نہو مہر قیامت کا

نتیجہ دید نورِ حق ہی حضرت کی محبت کا
ہر اک کی آنکھ پر پردہ پڑا ہی عین غفلت کا

ہی کب تاجِ شہی درکار کب طالب ہون عزت کا
تمنا ہی یہی جاروب کش ہون شہ کی تربت کا

رہے اونچا نشان کیونکر نہ شہ کی شان شوکت کا
کہ پھیلا اونکے باعث سے جہان مین نور وحدت کا

تمنا ہی خیال آجائے مجکو شے حضرت کا
الٰہی سامنا جسوقت ہو مہر قیامت کا

لیا ہی اپنے ذمے کام یارب نعت حضرت کا
نکل جائے نہ منہ سے حرف کوئی شرک و بدعت کا

رہا کرتا ہی ہر دم دھیان مجکو شہ کی مدحت کا
ستارہ آجکل کیا اوج پر ہی اپنی قسمت کا

ہوا اشک صبح محشر کا مرے چاکِ گریبان کا
پڑا ہی شاہ جب سینے پہ میرے داغ فرقت کا

کرون گر پیروی شرع تو پھر کیا تعجب ہی
دمِ محشر جو دامن ہاتھ آئے شہ کی قربت کا

پئے تعظیم سر جھکتا رہے محرابِ ابرو مین
الٰہی عشق دے مجکو اسی کعبے کی طاعت کا

خدا نے اونکو ذی رتبہ کیا سارے رسولون مین
ہوا زیبا اونھین پر موزون خلعت رسالت کا

طفیلِ مصطفے دفتر گناہونکا جو دھو جائے
رہے میری دعا کے ہاتھ مین دامن اجابت کا

یہ جتنے کارخانے ہین طفیلِ مصطفے سب ہین
دو عالم مین نظر آیا کرشمہ اونکی قدرت کا

فرشتے تک جبین سا ہین درِ پر نور سرور پر
کسی کا یہ کہان رتبہ ہی جو رتبہ ہی حضرت کا

نبی کی کفش پا کی خاک آنکھون مین لگا لینگے
ہمارے حق مین ہو جائیگا وہ سرمہ بصیرت کا

چلون کعبے سے مین لبیک جب کہتا مدینے کو
تو ہو جاوے سبھون کو شوق طیبہ کی زیارت کا

کرون کیا سخت حیران ہون کوئی توشکل پیدا ہو
تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو شہ کی صورت کا

پھرے صحراے طیبہ مین غم ہجر نبی کھائے
نہ رکھے دوست اس عالم مین سامان عیش و عشرت کا

الٰہی جلد مین پہنچون مدینے مین کسی صورت
اوٹھا سکتا نہین ہون اب تو ہر گز بار فرقت کا

جہانمین آفتاب نور احمد جب سے چمکا ہی
ہوا ہی چاندنی اہل صفا مین نام ظلمت کا

جو لایا صدق دل سے سرور کونین پہ ایمان
نہ چھوٹا ہاتھ سے اوسکے کبھی دامن شریعت کا

جو ہین بوجہل ثانی دشمنی رکھتے ہین حضرت سے
کھلیگا حشر مین حال اونکو کفر و شرک و بدعت کا

خدا کے سامنے کیا لیکے منہ جاونگا حیران ہون
پسینہ حشر مین ہوگا مرے چہرے پہ خجلت کا

پہن کر بیڑیان دوزخ مین جاوینگے قیامت کو
جنھون نے سلسلہ جاری کیا اونسے عداوت کا

خیال شاہ سے کرتا ہون جھکنے مین باتیز
ہوا ہی خانۂ دلمین بھی پیدا طور خلوت کا

ستارہ جو بلندی پر رہے تقدیر کا میری
تو مین ہر دم رہون ہمراہ جان و دل سے حضرت کا

گل رخسار احمد کی تمنا دلمین رہتی ہی
نہین خواہان ہون اے رضوان مین حسن حور جنت کا

کسی صورت نظر آجائے یارب مجکو وہ جلوہ
بہت مشتاق ہون مین آجکل حضرت کی رویت کا

بیان وصفون کا کیونکر ہوسکے ہی خاتمہ شہ پر
بلاغت کا فصاحت کا وجاہت کا سخاوت کا

خطر پھر پرسش اعمال کا کیونکر ہو محشر مین
شہا جب آپسا حامی ہے محشر مین اس امت کا

نہ شل اپنا کیا پیدا نہ احمد کا کیا ثانی — خدا نے کیا دکھایا ہمکو جلوہ اپنی قدرت کا

نکل آئے وہ صورت جو مدینے مین پہونچ جاؤن — بہت مشتاق ہون یا رب مین وضے کی زیارت کا

تصور جب ہو انگشت نبی کا وقت مرنیکے — زبان پر میری جاری ہو کیون کلمہ شہادت کا

مجھے ہی دولت عشق نبی کافی زمانے مین — نہین ہین مال کا طالب کچھ اوہان ریاست کا

اگر زاہد کو ہی ناز اپنے زہد و تقوی پر — تو ہمکو بھی سہارا ہی محمد کی شفاعت کا

بشر ادراک سر حق و احمد کر نہین سکتا — یہان کچھ بھی نہین ہی کام اعجاز و کرامت کا

فرشتے جو وہان پر ہون نہین ہے حور کی صورت — جو ہو کاخ فلک نقشہ مدینے کی عمارت کا

کیا گویا مجھے پھر خدمت نعت نبی بخشی — کرون کیونکر ادا مین شکر یا رب اس عنایت کا

ہین آنکھون سے لگاؤن دیکھلون ہے حقیقت کے — مجھے ہو جائے خاک پائے شہ سرمہ بصیرت کا

جو ہو محبوب خلاق جہان عالم مین ای گردون — بشر کیا بھر سکے دم کب فرشتہ اوسکی شرکت کا

[illegible] کو اک نہ اک رہتی ہی حاجت دل فانی مین — کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج دولت کا

مثال مہر گردون آبرو رکھتا ہون عالم مین — پڑا ہی جب سے [illegible] مین داغ شاہا تیری الفت کا

جہان تاریک ہوتا ہی اوسیدم میری آنکھو مین — خیال آتا ہی جب شاہا مجھے مرقد کی ظلمت کا

اونہین کے جلوہ رخسار سے عالم منور ہی — چمکتا صاف ہی اونکی جبین سے نور وحدت کا

ہنسون عاشق مگر چومون نہ جا کر شاہ کے در کو — تو پھر کیونکر نہ بنجاؤن نشانہ مین ملامت کا

نظر احمد کا جلوہ خواب ہی مین مجکو آجائے
مرے سینے سے مٹ جائے الٰہی داغ حسرت کا

مقابل آئینہ ہو کیا رخ پر نور احمد کے
سکندر بھی اگر دیکھے تو ہو آئینہ حیرت کا

درود اخلاص سے بھیجین نہ کیون ہر وقت آثم اونپر
اونھین کے لطف سے جنت مین سایا ہوگا راحت کا

خدا نے خود یہ فرمایا رہو پیرو محمد کے
بھروسا ذات پر اونکی رکھو ہر دم شفاعت کا

گدا ہین ہم در دولت کے سر پر تاج عزت ہی
گمان ہی جامہ تن پر ہمارے صاف خلعت کا

رہین وہ شاد عالم مین جو قربان محمد ہون
رہے آنکھونسے جاری دشمنون کے اشک حسرت کا

کیا پیرو محمد کا دکھایا چہرہ ایمان
کرون مین کس زبان سے شکر خالق کی عنایت کا

سواد خط سے میر کیون نہ بوے مشک پیدا ہو
رقم ہر جا کرون جب وصف مین گیسوے حضرت کا

رخ پر نور کی مدحت مین تنہا مین نہین حیران
سخندانون پہ شکل آئینہ عالم ہی حیرت کا

اطاعت چاہیے حق کی پھر اوسکے بعد حضرت کی
یہی مطلب نظر آیا ہمین قرآن کی آیت کا

کسی مین نور ایمان ہی کسی مین کفر کی ظلمت
کوئی طالب ہی دوزخ کا کوئی مشتاق جنت کا

بہار گلشن رضوان بنے میرا بیان سارا
دکھاؤن مدحت شہ مین جو رنگ اپنی طبیعت کا

گنہ وہ بخشوائینگے خدا سے دن قیامت کے
سیہ کاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

نہو کیون موجزن نعت محمد مین مرا مضمون
کہ ہون مین نا خدا قبضے مین ہی دریا فصاحت کا

شفیع روز محشر ہین محمد ہی یقین آثم
نہین کچھ منطقی کی شکل اسمین کام حجت کا

نبی کے عشق مین طرز نکالے نعت کے مضمون
ہوا ہی عمر بھر مین کام یہ مجھسے فراست کا

رسول اللہ محشر مین خدا سے بخشوا لین گے
نہ کبتک دھیان ہوگا اپنی امت کی سماجت کا

اوٹھون مین ساتھ ایمان کے ملے باغِ جنان مجکو
الٰہی مین پھل پاؤن محمد کی محبت کا

خدا نے معرفت حضرت کو دی تھی جانتے تھے وہ
طریقہ کل شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

محمد پر نہ لایا صدق دل سے جو کوئی ایمان
حقیقت مین وہ جو یندہ ہوا راہِ ضلالت کا

کیا دین اونکا کامل اور ساری نعمتین بخشین
خدا نے خاتمہ اونپر کیا اپنی عنایت کا

یقین ہی جلد دھو جائیگا میرا دفترِ عصیان
ادھر ہی جوش رونیکا ادھر ہی جوش رحمت کا

معطر ہر ورق ہر صفحہ عنبر بیز ہو جائے
ذرا بھی وصف ہو جائے رقم جو زلفِ حضرت کا

تمنا ہی کہ موت آئے مدینے مین مجھے یارب
کفن مین لطف حضرت سے ہو جلوہ تکمِ خلعت کا

ہمیشہ مصحفِ روئے محمد کا رہون حافظ
الٰہی شغلہ ہر دم رہے اوسکی تلاوت کا

شبِ معراج حضرت شمع رتھا یہ آسمانون پر
بندھا ایسا عمامہ کسکے سر پر ہی فضیلت کا

ہوئی گم عقل شیطان کی محل کسرے کا تھرایا
ہوا شہرہ عرب مین جب محمد کی ولادت کا

نہ پہنچانا کوئی صدمہ مجھے دنیا و عقبی مین
کہ ہون عادی مین یارب فرقتِ شہ کی مصیبت کا

جو ضد کی کافرون نے شق کیا ماہِ منور کو
دکھایا آپ نے اعجاز انگشتِ شہادت کا

ادھر ہی بار عصیان کا ادھر دامانِ احمد ہی
ادھر ہی جوش رحمت کا ادھر خوفِ ندامت کا

ہر اک ذرہ اوسکے نور سے پاتا ہے ہم روشن
ہی جلوہ شرق سے تا غرب اُس مہر رسالت کا

خدا نے ذات حضرت پر کیا ہی خاتمہ سارا
نبوت کا رسالت کا سخاوت کا شجاعت کا

شب معراج یہ اللہ نے کی عزت افزائی
سر اقدس پہ رکھا تاج خوش ہوکر شفاعت کا

مین مثل بید ہوجاتا ہون لرزان خوف کے مارے
خیال آتا ہی جسدم مجکو آفات قیامت کا

ابوبکر و عمر عثمان حیدر اونکے پیرو تھے
اونھین ہاتھ آگیا تھا سلسلہ کیا خوب بیعت کا

ہزارون نعت احمد کے رقم اسمین مضامین ہین
قبالہ صاف ای رضوان مرا دیوان ہی جنت کا

کہان مین نعت احمد کی کہان ہی یہ دعا یارب
کہ پھیلاؤن نہ دامن مین کسی کے آگے حاجت کا

کمر تو باندھ جا پونھچیگا ای آثم مدینے مین
شریک اللہ ہو جائیگا بیشک تیری ہمت کا

ازل سے ہین تو عاشق ہون نبی کے روے انور کا
مجھے کچھ ڈر نہین ہی گرمی خورشید محشر کا

رقم کیا وصف مین شاہا کرون روے منور کا
مقابل ہو سکے یہ منہ کہان خورشید خاور کا

ملے بوسہ مجھے یارب رسول اللہ کے در کا
نکلجائے یہ ارمان اس دل بیتاب و مضطر کا

ہین شیدا نبی ہون خاص اک بندہ ہون داور کا
زمانے مین نہ نکلے گا کوئی میرے برابر کا

ہوا کوئی نہوگا و ہین شہ کے برابر کا
مکرم ہی رسولون مین وہ ہی محبوب داور کا

رہا کرتا ہون مین مداح شہ کے روے انور کا
نہوگا تیز میرے روبرو خورشید محشر کا

شب فرقت دعا یہ مانگتا ہون گن کے مین تارے
الٰہی خواب مین نظارہ ہو اُس روئے انور کا

زبان کو نام احمد بھی نمک کا لطف دیتا ہی
جو پانچون وقت اوٹھتا شور ہی اللہ اکبر کا

رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے
پلائینگے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا

دُرِ دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہی یہ قدرت
اگر چاہون تو اک دریا بہادون آب گوہر کا

خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا
بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اوس زلف معنبر کا

بلا کر لے گئے جبریل کسکو پاس خالق کے
جہان مین کون ہمرتبہ ہوا ای چرخ سرور کا

فراق شاہ نے ایسا کیا ہی پُر الم مجھکو
قیامت تک تھمے گا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا

الٰہی جذب عشق شاہ لیجائے مدینے کو
کہ ہون مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا

یہی ہی آرزو دلمین مدینے مین ہون جا کر
در دولت پہ ہو جائے ٹھکانا میرے بستر کا

اگر تشبیہ دون اُن گیسوؤن سے ہو خطا ثابت
کہ جسکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا

جو ہون ڈوبا ہوا مین بحر عصیان مین تو کیا غم ہی
خدا ہی ناخدا ہو وقت اس کشتی کے لنگر کا

گریبان صبح محشر کیطرح کیون چاک میرا ہو
کسی صورت جو دامن ہاتھ آجائے پیمبر کا

خطا شاعر کی ہی نسبت جو دے روے مبارک سے
کہان یہ رنگ گلزار جہان مین ہی گل تر کا

فراق سرور دین مین رہون گریان وقت جب تک
مری نظرون سے گر جائے نہ کیون رتبہ سمندر کا

مری تیغ زبان پر مدحت سرور سے صیقل ہی
جہان مین کون ہی قایل نہین جو اوسکے جوہر کا

کیا کرتا ہون مین مدحِ رخِ پرنور ہر ساعت
ستارہ اوج پر ہی اندنون میرے مقدر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینے مین
ہو مرغِ روح مین انداز گنبد کے کبوتر کا

بیان ہو کیا ترے اعجاز کا ای سرورِ عالم
سُبکا کرنا شجر کا بولنا ثابت ہی پتھر کا

مقابل اُس رخِ پرنور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

زبان پر صدقِ دل سے دمبدم نام محمد ہی
اٹھے ہر دم نہ کیون خامے سے شور اللہ اکبر کا

لبون کے وصف سے حاصل ہوئی ہی اسقدر لذت
کہ محشر تک نہ لونگا نام مین قندِ مکرر کا

غلامانِ غلام ان پانچ کا ہون ایسے ہین باب
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

ثنا لکھتا ہون مین جسدم دُرِ دندان حضرت کی
گمان ہوتا ہی سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمینِ گلشنِ رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جس جا آپ کے جسمِ مطہر کا

کیا تھا ہمسری گیسوئے خوش رنگ سے دعوی
نہوتا رنگ کالا کسطرح پھر مشک اذفر کا

مرے داغِ جگر کو فوق ہی خورشید گردون پر
رہا کرتا ہون مین مداح جب سے روے انور کا

تعجب کیا اگر شلِ ہلال انگ مین بھی نوری ہون
تصور جو رہے ہر دم مجھے روے پیمبر کا

مہر کے کفِ پاے سنورے مقابل ہو
جگر ہی یہ کہان ای پیرِ گردون مہر خاور کا

ثنا کرتا ہون جب چشم و ابروئے محمد کی
زبان مین کاٹ پیدا ہو نہ کیونکر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہی ای رضوان رخِ رنگین حضرت مین
کہ جسکے سامنے ہی رنگ پھیکا ہر گلِ تر کا

بچانا مجکو یارب گرمی خورشید محشر مین
تصور ہو مرے دل مین نبی کے روئے انور کا

مجھے ای مومنو خاک در احمد کی خواہش ہے
خدا کے فضل سے طالب نہین دینار کا زر کا

تمنا ہی یہی یارب کہ جب برپا قیامت ہو
ہو میرے ہاتھ مین دامن شفیع روز محشر کا

نہایت تنگ آیا ہون بچالے مجکو شیطان سے
کہان تک ظلم ای خالق سہون مین اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر بہر خدا پونہچے مدینے مین
بہت مشتاق یہ عاصی ہی شاہا آپکے در کا

تمنائے دل مضطر یہی ہی دن قیامت کے
ہو میرے ہاتھ مین الله دامن آل اطہر کا

کسی سے بھی نہ طی میدان مدحت ہو سکا ہے
یہان پر کند پایا ذہن سے ہمنے ہر سخنور کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر نہو آثم
میسر ہو بھی جائے گر قلم جبریل کے پر کا

دشت مدحت مین بھر جست جو آوے قلم
پھر تو شرمندہ نظر آئین غزالان حرم

صدف دل مین وہ آتے ہی گہر بنتے ہین
دیتی ہی طبع رسا جو مجھے مضمون پیہم

آپکی شان مین لولاک لما آیا ہی
آپکا وصف تو قرآن مین کیے ہین رقم

صاحب مہر نبوت ہین سخی ہین بے مثل
ہین دو عالم مین وہ یکتا مجھے خالق کی قسم

چرخ پر دھوم تھی معراج کی شب ہر سو
آج آتے ہین یہان جو ہین شفیع عالم

آتے ہین وہ گل تر جب ہوئی یہ گرم خبر
پھر تو آراستہ رضوان نے کیا باغ ارم

آب گوہر کو پسینے سے وہ نہلاتی تھی
سبزہ و گل پہ جو اوس رات پڑی تھی شبنم

پھولے جامے مین سماتے تھے نہ کچھ گل ہی فقط
بلبلون کی بھی زبان پر تھا ترانہ ہر دم

کبک و طاؤس بھی شادی سے تھے سرگرم خرام
اور حق سرہ قمری کی زبان پر پیہم

تھے نہ حورون کے پرے اور نہ غلمان کی صفین
آسمانون پہ جلوداری کو حاضر تھے خدم

آمد آمد کی خبر جب شب معراج اوڑی
سر نخوت پے تعظیم کیا چرخ نے خم

شہ نے فرمایا جو جبریل امین لائے براق
میرے خالق نے کیا مجھپہ بڑا لطف و کرم

جمع تھے مسجد اقصی مین نبی اور رسل
چرخ پر عیسی و ادریس تھے باہم خرم

ہر طرف پھرتے تھے اوس رات فرشتون کے پرے
اور ہر ایک کی تھی گردن تسلیم بھی خم

چل سکا آگے نہ جسوقت براق خوشرو
پھر تو رفرف پہ رکھا شاہ دو عالم نے قدم

منتہی سے رہے جبریل امین تو تنہا
عرش پر لیگئے تشریف شفیع عالم

نور کے پردے بھی طے کر چکے جسدم حضرت
تو میسر ہوا دیدار خدا اے اکرم

عرش تک جملہ فلک طے کیے لوٹے حضرت
سوے دوزخ بھی نظر کر کے گئے باغ ارم

جسنے تصدیق کی صدیق لقب اوسکا ہوا
جھوٹ بوجہل نے جانا ہوا کافر ظلم

مطلع ثانی و ثالث کو بھی پڑھ تو آثم
کہ طبیعت تری ہم پاتے ہین حاضر اسدم

مطلع ثانی وثالث

سخت حیران ہون وصف آپکا کیونکر ہو رقم　　کہ جگر شق مرا اس کام مین ہی مثل قلم

سچ ہی یہ آئے زمین پر جو محمد کے قدم　　قصر کسری کے ہوے کنگرے درہم برہم

کعبے مین دیکھی تہون نے جو نبی کی صورت　　یہ محمد ہین محمد ہین پکارے پیہم

آپکا عدل ازل سے ہی ابد تک قائم　　یون تو کسری کے زمانے کی عدالت ہی علم

ہو میسر جو مجھے خواب مین بھی نظارہ　　ہوکے بیتاب مین آنکھون سے لگاؤن قدم

گل خورشید سے بڑھکر ہی کہین روے حضور　　گل سے تشبیہ جو دے کوئی تو مانین کب ہم

حکم اللہ کا ہی حکم محمد ہمکو　　بخدا کیون نہ شریعت پہ رہین مستحکم

زر توصیف محمد کے مضامین خوش آب　　ہین مرے واسطے ای مومنو دینار و درم

اسطرح حب نبی دلمین مرے جم کے رہے　　جیسے خاتم مین ہے نقش نگین خاتم

مین تو ہندی ہون بھلا میری حقیقت کیا ہی　　عجز کرتے ہین دم نعت عیان اہل عجم

موج زن کیون نہ دم نعت طبیعت ہو مری　　بحر مضمون کے مقابل مین کہان ہی یم

دونون عالم ہین برابر مجھے ای عشق نبی　　زندگی کی نہ خوشی اور نہ مرنے کا الم

تاب کیا ہی جو محمد کی کرون مدح و ثنا　　نطق بیکار زبان بند ہی مثل ابکم

کہتے ہین احمد و محمود محمد شہ کو　　ہی یہ ہر اسم ہمارے لیے اسم اعظم

ہین فرقت مین ہو دیدار محمد جو نصیب
زخم دل کے لیے کافور کا ہو وہ مرہم

حکم جو دیتے تھے حضرت وہ بجا لاتے تھے
جو حضوری مین رہا کرتے تھے ارباب ہمم

شکر صد شکر کہ ہی شغل مرا نعت نبی
گرچہ فرقت ہی مگر مجھکو بھی نہین رنج و الم

دخل شیطان کا دلمین مرے ہوگا نہ کبھی
نفس امارہ سے لڑنے کے لیے ہون رستم

طرفہ کیونکر نہ لکھون مطلع رابع آثم
کہ ہون مداحون مین مشہور مین اعجاز رقم

مطلع رابع

یا الٰہی ہے بہندول ترا فضل و کرم
رہون ہر وقت مین مداح شفیع عالم

مجھ گنہگار کی آسان تو کر ہر مشکل
نعت احمد کا رہے شغل میسر ہر دم

بھیجون لاحول رہے دور یہ شیطان مجھسے
اوسکے حق مین ہو مری تیغ زبان تیغ دودم

گریہ سے ظلمت عصیان مری مٹجائے تمام
ابر رحمت ہو مجھے صاف یہ چشم پرنم

شہ کے اصحاب ہین جو چار رہون اونپہ فدا
آل اطہر پہ بھی قربان رہون مین ہر دم

بخشدینا تو گنہ میرے طفیل حضرت
اور ماں باپ پہ استاد پہ رکھنا تو کرم

اوٹھون محشر مین تو تھامے ہوے داماں رسول
التجا تجھسے یہی ہی مرے خالق ہر دم

ہون گنہگار مین آثم مجھے سب کہتے ہین
میرے اللہ رہے مجھپہ ترا فضل و کرم

قصیدہ بست ششم مسمیٰ بہ مدح خیر الانام مقبول اہل اسلام

کام ہی پیروی شرع جناب مرسل
اہل اسلام ہوں کیوں ہو مرے ایمان میں خلل

حرف پیچیدہ دم نعت نظر آتے ہیں
سخت مشکل ہے کسی سے نہ معما ہو یہ حل

سر کے بل لاکھ چلے خامۂ اعجاز رقم
نعت احمد میں مگر پا نہیں سکتا مدخل

فخر ہیں سارے رسولوں کے میں کیا مدح کروں
گرچہ آخر ہیں حقیقت میں ہیں نقش اول

جز خدا کون ہی رتبے سے نبی کے واقف
سب رسولوں میں بلا ریب یہی ہیں افضل

نئے مضمون مرے ذہن میں یوں آتے ہیں
جیسے اوڑتے ہوئے آتے ہیں ہوا پر بادل

پھل ہی انسان کی تخلیق کا توصیف نبی
نخل ہے ذہن رسا اور ہی مدحت کو پھل

ہو در پاک کی جب خاک نصیب ای عیسیٰ
درد سر کے لیے سمجھوں اسے کیوں صندل

جز محمد کے پڑے اور پہ کسطرح نظر
فضل حق سے نہیں لگتا ہو نہیں چشم حول

روز شب مجکو نہیں شغل کوئی اسکے سوا
نام حضرت ہی کا رہتا ہے بیان مستعمل

جام بھر بھر کے مجھے ساقی کوثر دینگے
جو عقیدے میں پڑے گا نہ مرے کوئی خلل

ہو گیا صاف عیاں سورۂ مزمل سے
کہ اونھیں کے لیے ہی عمر کا اقدر الکل

سرمگین آنکھ نگار رہتا ہی تصور مجکو
دیدۂ دل مرا جو جائے نہ کیونکر اکحل

نام لیتے ہی شہا مٹ گئے سارے عصیان
ہو گئی آئینۂ دل جو ہوئے صیقل

ہو اگر خواب مین دیدار محمد کا نصیب
تو کہے عقل یہ مجھسے پئے تعظیم سنبھل

سر بسر گیسوئے سرور کا تصور ہی مجھے
جوشش سودا مین پھرون کیون نہ مین جنگل جنگل

ہی یہ وصف لب شیرین محمد مین اثر
شہد کا پائے مزا کھائے جو وصف حنظل

ہون ضیائے رخ پر نور پہ مین پروانہ
شمع کی طرح نہ روشن ہے کیون دلکا کنول

رہ تو گلچین چمن نعت کا ای قلب حزین
کیا تعجب کہ ثمر لائے ترا نخل عمل

نام اللہ و محمد کا زبان پر جو رہے
ہو نہ تکلیف دم نزع ستائے نہ اجل

ہی یقین پہنچے نہ صدمہ مجھے حضرت کے طفیل
آفتین آئین دم حشر پڑے گو ہلچل

مدحت شاہ جو کی ادہی نکلے جوہر
ہو گئی صاف مری تیغ زبان پر صیقل

زلف حضرت سے اگر مشک کو مین دون تشبیہ
سارا عالم کہے ہی عقل مین کچھ اسکے خلل

یا الٰہی مجھے روضے کی زیارت کا ہی شوق
کیون مدینے کے نہ جانب مین چلون سر کے بل

صورت ظاہری و باطنی مین یکتا ہین
سب رسولون مین محمد ہین ہمارے اکمل

حق جو ہی مدح کا وہ ہو نہین سکتا ہی ادا
جسکو دعوی ہو دماغ اوسکا ہی بیشک مختل

قلب مضطر کا تقاضا ہی یہی ہر ساعت
جو محمد کی زیارت کو تو چلتا ہی تو چل

ایک ہی وہ تو ہی محبوب ہی اوسکا یکتا
نہ احد کا کوئی ہمتا نہ محمد کا بدل

پختہ کاران شریعت تو چلے جاتے ہین
خام اس راہ مین آئے تو قدم جائے سنبھل

معرکہ ہجر پیمبر کا مین سر کیون نہ کرون
گولیان نالہ پیچیدہ کی ہین حلق مین فل

لب خوشرنگ محمد کی قسم ہی مدحت
کیون نہ دیوان پہ ہو مہر سنہری گل

شوق حضرت کی زیارت کا یہان تک ہی مجھے
ہو سواری نہ میسر تو چلون مین پیدل

کعبے کی طرح نہ کسطرح ہو جلوہ گہ وہ ہی
شمع وحدت کی ضیا بزم رسالت کا کنول

مدحت گیسوے احمد مجھے منظور جو ہو
تو سیاہی کی جگہ مشک کیا جائے گھول

سخت دشوار ہی آسان نہین نعت نبی
لاکھ ہشیار ہو لیکن ہی بیان سے اٹکل

نعت حضرت کی کوئی کر نہین سکتا تحریر
نہ تو سبحان کی یہ طاقت نہ زبان اخطل

حسرت و یاس سے یہ ہجر نبی مین رویا
کہ ہوے ساگن و دریا بھی نہایت بیکل

تیغ فرقت کا مین زخمی ہون اگر جا نکلون
کہہ اوٹھین صل علے سب شہداے مقتل

منزل شرع وہ ہی کوئی نہین چل سکتا
یہ سفر وہ ہی مسافر کے یہان پانون ہین شل

موے گیسوے محمد اگر سامنے آئے
کیا عجب نافہ خوشرنگ سے بو جائے نکل

شب تیرہ مین کرونگا جو سفر طیبہ کا
آتشین نالے کے ہمراہ چلے گی مشعل

یون مہکتا ہی غلاف آپکے روضے کا و لا
پیرہن مین کوئی جس رنگ سے دے عطر کو مل

در دندان محمد کی جو کرتا ہون ثنا
قالب نور مین مضمون کے گہر جاتے ہین ڈھل

عقل کہتی ہی کہ ہو سرد ابھی سوز نہان
صبر کی برف مین یہ شیشہ دل جائے جو جل

بحر عصیان کا اگر جوش نظر آجائے	پانی پانی ابھی ہو جائے جمن اور جل
اور برجستہ وہ پڑھے مطلع ثانی آثم	جس سے سبکا دل مشتاق ابھی جائے اچھل

مطلع دوم

آرزو ہی یہی جسوقت مری آئے اجل	لب پہ احمد ہو کبھی کہہ احد عز و جل
قصر کسریٰ کے گرے کنگرے میلاد کی شب	زلزلہ آیا زمانے مین پڑی اک ہل چل
سارے شیطان ہوے مقہور ہوا فضل خدا	خیل بددین نے پایا نہ کہین بچنے کا محل
ہو گئی قصر شریعت کی بنا مستحکم	منہدم آئے نظر سارے ضلالت کے محل
جب اُڑی سارے زمانے مین ولادت کی خبر	کی رہ شکر فرشتون نے ادا سر کے بھل
واہ ری شان کہ ہوتے ہی تولد شہ کے	مورد طعن ہوا دہر مین کسریٰ کا عمل
تیری درگاہ مین یارب یہ دعا ہی میری	سہو تک کو نہ مری نظم مین ہو کچھ مدخل
میرے اشعار کا شہرہ یہ جہانین ہو جائے	کہ پڑھے کوئی قصیدہ نہ کسیکا نہ غزل
چاہے اسد خان وے مجھے چاہے دوزخ	لکھ چکا نامۂ اعمال مرا روز ازل
کیا ہون محبوب خداوند کے اعجاز بیان	شجر خشک نے کھتے ہی ہزارون دیے پھل
نام حضرت کا لیا ایک عرب نے جسدم	پھر تو آئی شجر کی جڑ صاف نکل
دیکھا یہ معجزۂ حضرت کا تو خوش ہو کے کہا	ہین یہ محبوب خدا شک کو نہین کچھ مدخل

جسطرف کرتے جہاد آپ ادھر پاتے ظفر ۔ گرچہ کفار ہوا کرتے تھے بس دل کے دل

معجزے دیکھکے یہ سیکڑون لائے ایمان ۔ نام کو بھی نرہا انکے عقیدے مین خلل

طرفہ تر آپ کے اعجاز تھے اللہ اللہ ۔ موم ہو جاتا تھا پا رکھتے ہی سنگ جبل

لائے جب شہ کی نہ اعجاز نمائی کا یقین ۔ کیون نہ بوجہل ہو مشہور جہانمین اجہل

خاک بھی کوچۂ احمد کی اگر مل جائے ۔ پھر تو اکسیر سے بھی مین نہ کرون اسکو بدل

شب معراج کے مانند کوئی رات نہ پائے ۔ آسمان ڈھونڈھے اگر ماہ کی لیکر مشعل

قطرے شبنم کے جو تھے دامن گردون مین بھرے ۔ شب معراج وہ ہر برگ سے آئے تھے ابل

آمد آمد جو سنی باغ جہان مین شہ کی ۔ بلبلین شاد ہوئین گل ہوئے سارے بیکل

قمریان چار طرف کرتی تھین کوکو پیہم ۔ بیٹھی تھین شاد کسی شاخ پہ کل تھین بیکل

سارے طاؤس تھے اوس رات مین رقصان باہم ۔ اور چھائے ہوے رحمت کے تھے ہر سو بادل

پڑھتے تھے گل چمن دہر کے سب صل علے ۔ غنچے کہتے تھے ہی معراج جناب مرسل

سبز پتون مین نہان تھے گل نسرین ایسے ۔ جیسے مینا مین کرے آب گہر کو کوئی حل

کہین جنت کی فضا اور کہین طوبی کی بہار ۔ کہین تسنیم کے مانند بھرے کل جل تھل

دیکھنے کو جو سواری کے کھڑی تھین حوریں ۔ ناز تھا اونکا کہ صوفی کا تھا اک حسن عمل

کس زبان سے مین کرون مدحت رفتار براق ۔ وہ خرام اور وہ کنوتی وہ نرالی چھلبل

خوش خرامی سے رواں تھا شب معراج وہ یوں ۔ جیسے اٹھکھیلیوں سے چلتا ہی توسن کوتل
سر بسر نور کی صورت تھا رخِ صاف حضور ۔ کحل مازاغ سے تھیں شاہ کی آنکھیں اکحل
طرفِ مسجد اقصی جو روانہ ہوئے شاہ ۔ قدرتِ حق سے مہکنے لگے سارے جنگل
شہ نے جب مسجد اقصی مین کیا قصد نماز ۔ ابر رحمت کا وضو کے لیے لایا چھاگل
جب براقِ نبوی اوڑ کے چلا سوے فلک ۔ پڑ گئی نور الٰہی کی گلے مین ہیکل
آسمان پر شب معراج جو پہنچے سرور ۔ شرف اندوز ہوا نور سے یہ برج حمل
پیشوائی کو اُسی رات مین مرسل سارے ۔ آگے موجود ہوئے تا بہ سپہرِ اول
شب معراج مین کیون روشنی ہوتی نہ فزون ۔ سارے تارے تھے چراغ اور قمر تھا مشعل
چرخ پر فرش وہ اطلس کا بچھا تھا اس رات ۔ کہ نہ قاقم ہی مقابل تھا نہ فرشِ مخمل
عرش نے شکر کیا اور پڑھا صل علے ۔ کہ قدم رکھتے ہین اب مجھ پہ نبی مرسل
عرش سے بڑھکے اوٹھا پردہ دوئی کا جس دم ۔ تو محمد پہ ہوا لطف خداوند ازل
گرم بستر تھا جو تشریف وہانسے لائے ۔ پائی ہلتی ہوئی زنجیرِ درِ خاص محل
عین نادان وہ سخنور ہین کہ جو دین تشبیہ ۔ کب ہی بوے تنِ اقدس کے برابر صندل
مست ہون نشۂ الفت سے چمن کیا جاؤن ۔ گرچہ ہر پھول وہان کا بھی ہی مے کی بوتل
ثمرِ تازہ وہ بہتر ہی کل اس باغ مین ہین ۔ گل مضمون ہین شگفتہ نہین نام حنظل

کی ہین منسوخ رسولونکی کتابین تمنے
جز ترے کون ہوا ناسخ ادیان و ملل

واقعی دشمن درگاہ الٰہی ہی بخیل
دل دیا جس نے نہ حضرت کو پڑا اوسمین خلل

روز جو باغ محمد کا تصور ہی مجھے
پڑھتی ہی بلبل دل اسلیے ہردم یہ غزل

غزل

ہین جو عالم مین غلامانِ جنابِ مرسل
دیکھتے ہین وہ گلستانِ جنابِ مرسل

پاس اپنے شب معراج بلایا حق نے
واہ وہ وصل سے علے شانِ جنابِ مرسل

پہلے ہی مغفرت امت عاصی چاہی
کیون نہو سب پہ یہ احسانِ جنابِ مرسل

حشر کے روز جو ہو گرمی خورشید فزون
ای خدا سر پہ ہو دامانِ جنابِ مرسل

سب رسولون پہ دیا فخر خدا نے اونکو
کیون نہ یکتائی ہو شایانِ جنابِ مرسل

قصر گلشن نہ برابر نہ مکانِ جنت
عرش سے بڑھکے ہی ایوانِ جنابِ مرسل

ہوگئے سیکڑون کفار بھی اہلِ اسلام
حق نما دیکھتی ہی شانِ جنابِ مرسل

بڑھکے قرآن سے ہی مصحف روئے احمد
جلوہ نور خدا جانِ جنابِ مرسل

وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ مین باشند بلال
کبھی ہو جاؤنگا قربانِ جنابِ مرسل

گر قبول اسکو الٰہی یہ ہی آثم کی دعا
رہے تا عمر ثنا خوانِ جنابِ مرسل

مناجات

یا الٰہی تو ہی مالک ہی تو ہی عزّ و جل
ہو ترے فضل سے مجھ مین نہ کوئی نقص و خلل

یا الٰہی تری طاعت مین رہون شام و سحر
احمد پاک کے صدقے سے ہٹے کوئی نہ بل

دلمین ہو ذکر ترا ورد زبان نام نبی
تا دم مرگ الٰہی رہے یہ شغل و عمل

یا الٰہی مرے کرنا تو گناہون کو معاف
روز و شب اسکے سبب سے نہین پڑتی مجھے کل

جوش مارے‌گی اگر رحمت خالق دم بھر
پھر تو آفت یہ مرے سر سے ابھی جائیگی ٹل

بخشنا گرمی خورشید قیامت سے نجات
تا نہ مین موم کے مانند وہان جاؤن پگھل

پیش آئیگی وہان دیکھیے کیا فکر ہی یہ
ہی گناہون کا تو دفتر مرا اک طول امل

حشر کے روز الٰہی ہو رہائی مجھکو
صدقہ احمد کا اوٹھاؤن نہ ذرا زل و ذلل

قبر مین دفن جو ہون تو یہ نکیرین کہین
حشر تک چین سے سو اب نہ ذرا ہو بیکل

حشر مین بعد فنا روئے منور کا ہو دھیان
داغ دل ساتھ رہے راہ عدم مین مشعل

رخ پر نور محمد کا تصور ہو مدام
گوشۂ قبر مرے حق مین بنے شیش محل

رخ چمکتا رہے محشر مین مثال خورشید
منہ گناہونسے نہ کالا ہو کبھی مثل زحل

قبر مین ہو نہ عذاب اور نہ محشر مین عذاب
میری عزت ہی ترے ہاتھ اب اے رب ازل

ہو عنایت جو تری تو ابھی ہو جاؤن عقیل
توبہ پھر سارے گناہونسے کرون مین مہمل

تیرگی دور ہو منہ مہر سا چمکے یارب
دیکھکر کوئی نہ بولے کہ ملاہی کاجل

حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل
مین صحیح آؤن نظر مین نہ مثال مقتل

بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یارب
خادم احمد کا رہے زیست مین عجب متحمل

یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر
شوق ہو دلمین قصیدہ ہو ہمیشہ زیر بغل

ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر
روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا فیصل

ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہی دعا
ہو قبول آپ کے یہ ذات جناب مرسل

مرے ماں باپ اور اُستاد اور احباب و عزیز
شاد عالم مین رہین ہو لطف خداوند ازل

آثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین
ہیچ دو دہر مین ہی طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمی بہ مدح خیر الانام
از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بے مثل قصیدہ بخدا لکھا ہی
ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی

گذرے محسن کی دعا سے بحضور احمد
اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی ۱۳۰۳ھ

از فکر عالی جناب سید مہربان علی صاحب فرحان بریلوی

شعر عمدہ لکھے ہین آثم نے
نہین زنہار شاعری مین خلل

کہدے فرحان نذر وایمان سال | مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علیصاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علیصاحب وکیل عدالت بریلی

رہے مضمون آثم جانفزا تر | درین اوراق شد منظوم یکسر

بگو اشفاق بس اندر روے آداب | چھپا گلدستۂ نعت پیمبر

۱۳ ۳ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خداے کریم کا | چشمہ مرا دہن ہوا فیضِ عمیم کا

عشقِ خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب | کس طرح مجکو خوف ہو نارِ جحیم کا

مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی | کیا ہو سکے بیان غفور رحیم کا

سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی | چھوڑا سے جو چلیگا رہِ مستقیم کا

جس دل مین دردِ ہجر ہو یا رب ترا مقیم | عیسے سے ہو سکے نہ علاج اوس سقیم کا

تجھسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم | طالب ہون جاہ کا نہ مین خلدِ نعیم کا

میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے | رہتا ہی مجکو خوف عذابِ الیم کا

شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا | دل سے ہوا جو عبد خداے قدیم کا

گلزار معرفت کا مین بلبل ہون مدام | جھونکا ہون الٰہی وہان کی نسیم کا

گلزار دہر کی کبھی کھاتا نہ مین ہوا
ہوتا نہ اوسمین رنگ جو تیری شمیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کر سکون بیان مین شانِ عظیم کا

ٹھیرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آب حمیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کر سکے کوئی
بیکار اس جگہ یہ ہی شور احکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پر آجتک
احسان مجپہ کیون نہو طبعِ سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی تو ہی
ہی دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہی حجاب
لیکن ہی ایک بندۂ احقر رحیم کا

وصف اے آثم کیا کرے صبح و شام اللہ کا
ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام اللہ کا

واسطے اونکے مراتب عالمِ باطن مین ہین
عالمِ ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

حرف کن سے خلق اونے سب کیا ہی جزو کل
دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین
کیون نہ رکھے آسرا عالم تمام اللہ کا

دید کے قابل ہی یہ رتبہ کہ جبرئیلِ امین
روز پونہچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

دار فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائیگا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہی
لم یلد ہی اور و لم یولد کلام اللہ کا

ہر زبان مین ناتوان اسکو نکیون ہر دم کرون
اہل باطن جپتے ہین ہر وقت نام اللہ کا

مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین
نام لیتے رہتے ہین یہ صبح و شام اللہ کا

کیا حسینون کے ہین لام زلف کو رکھون عزیز
دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا

قبر سے اوٹھتے ہی پہنچونگا مین ہوکر مضطرب
روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا

ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہوسکے
ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا

کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجایگا
تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے ای آثم غلام اللہ کا

الٰہی تو ہی مالک دو جہان کا
الٰہی تو ہی رب کون و مکان کا

بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی
ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا

الٰہی معرفت ہو تیری حاصل
کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا

نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین
یہان دم بند ہی کلک و زبان کا

ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنےٰ
تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا

مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات
یہان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یارب
تماشا دیکھون مین باغ جنان کا

کہانتک حمد روکے آثم زبان کو
نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج وغنی کا
جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا

کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر
ہر حال مین پابند ہون تیری ہی خوشی کا

دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش
رُکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا

تیری ہی محبت مین مری جان نکلجاے
یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا

پونہچے ترے نکتون کو بھلا کسکی طاقت
ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا

کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا
رحمت تری پوری ہی نہین کام کمی کا

قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیان ہو
مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا

طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو
کس سے ہو بیان ہی یہ محل بوالعجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یارب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کرسکون مین خداے جلیل کا
اور اوسکے خاص نور جمیل و نبیل کا

بہر ثنا قلم ہو پر جبرئیل کا
پانی دوات کے لیے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا منہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم
دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہی مرضِ عشق بے طرح
عیسے سے کچھ علاج نہوا اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوفِ عذابِ حشر
ہی آسرا وہان مجھے بخشے کفیل کا

آثم کی آبروے ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبدِ ذلیل کا

مدت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفے
ہو اب نصیب شربت دیدار مصطفے

اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین
دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسار مصطفے

گلگشت مین وہانکی نکیونکر بہار ہو
جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزار مصطفے

رہتا ہون درد ہجر سے گو بیقرار مین
لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفے

صالح وہ ہین جو شانِ فضیلت کے ہین مقر
وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفے

کیا دھوپ مہر حشر کی اونکو ستائیگی
جن پر پڑا ہی سایۂ دیوار مصطفے

آثم کی ہی دعا کہ الٰہی قبول ہو
گو نعت یہ نہین ہی سزاوار مصطفے

یارب مین مدح خوان ہون محمد کی ذات کا
عاصی ہون پر نہ کیون ہو وسیلہ نجات کا

کیا شکر ین کہون لب شیرین شاہ کو
کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیا نبات کا

اللہ بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر
پابند دہر مین ہی جو صوم و صلات کا

کیون شاعرو نمین نام نہ میرا بلند ہو
لکھتا ہون وصف اوس شہ عالی صفات کا

پھیلی تھی روشنی شب معراج اسقدر
دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہین ہی ممات کا

لکھون کیا وصف مین نا چیز سردار دو عالم کا
اوسیکے نام نامی مین ہی عالم اسم اعظم کا

دلا توصیف ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا
کہ قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا

تبرک جانکر اوسکو جگہ آنکھون مین دیتے ہین
ہمین یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا

اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی ای دل
تو لازم ہی وظیفہ تجکو صلی اللہ وسلم کا

عطا کی دولت ایمان ہر اک کو بے کہے تمنے
تمھارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود حاتم کا

رہا کرتا ہی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے
نہال تازہ فرقت مین جما کرتا ہی اک غم کا

بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہو سکے کیونکر
وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا

الٰہی خواب ہی مین صورت سرور نظر آئے
نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا

در فیض نبی کے سب گدا ہین دہر مین آثم
کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دینا کی گروہات بیجا سے
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب اکرم کا

خبر ای عیسے دوران خدارا جلد لو میری
تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر یادشاہ دین ہی اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا حور جنت جو بٹھائے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا

لٹا دونگا مین ای جوش جنون سے نقد جان سارا
بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا تھام لون جاکر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ عکس روے انور ڈالیے شاہا
کہ ہر زخم دل ہاتھ آئے پھاہا مجکو مرہم کا

کسیکو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین مداح ای خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی ای آثم
مہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خال روے مصطفے پر جب سے دل شیدا ہوا
سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوِ سرور کا جسدن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہو گیا
یہ ید بیضا نیا ای حضرت موسیٰ ہوا

آنکھ سے گر کر نہین آتا ہی ہرگز ہاتھ یہ
ہی دُرِ نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہوگئی حرفون کی کرسی کرسیِ عرش بریں
نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

بنگئین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی
نقش پاے شہ کا جب حورون کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا
وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا دھوکا ہوگیا ہر ایک کو
جب مری آنکھونسے جاری ہجر مین دریا ہوا

جذبۂ دل لایا خیال سرور کونین کو
آج مقصد میرے دل کا ای فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہین
جب ہلی اونگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے
چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین
ای منجم جب گرا آنکھونسے سیتارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت مدام
زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی
کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا
انداز ہی کیا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان
مقبول ہو اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُر دندانِ نبی کی
شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

للہ دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ — بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا

ہو وے جہان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا — کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا

جانے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا — آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا

بوے گل مرقد جو اوڑا لائی صبا رات — گلزار ارم ہو گیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیروِی نفس شب و روز — ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیانِ مصطفے — سب پڑھین صل علیٰ ظاہر ہو شانِ مصطفے

جب مدینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو — ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفے

یہ نہین ممکن کہ حقِ نعت احمد ہو ادا — ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفے

آپ کے اوصاف مین قرآن مالامال ہی — جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفے

اہل ایمان ہین ہمیشہ پیروِ شرع شریف — ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفے

روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتوں کا گذر — عرش اعلیٰ کے برابر ہی مکان مصطفے

کیا ضرر پونہچا سکے شیطان کا سنگِ جفا — رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفے

ہی مدینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم — مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفے

مدحتِ احمد مین آثم خوب ہی قول وزیر — فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا
وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا

کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا ای نبی
ہی دو عالم مین توہی محبوب اک غفار کا

یا الٓہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو
جلد دیکھون جاکے روضہ احمد مختار کا

خواب ہی مین جلوۂ روے منور ہو نصیب
یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا

گرمیِ نار سقر سے کچھ ہمین دہشت نہین
سر دا اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا

اشرفیِ مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل
مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی کہتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

مرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا
پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا

جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت
سب کا سردار توہی ای مرے سرور نکلا

یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا
نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا

آپ کے جسم مطہر کا پسینا ای گل
کہین عطرِ گلِ گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا
اسلیے چرخ پہ بلانا تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا / شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا

چومتے کیون نہ پاے شہ قدسی / بخت خوابیدہ کا جگانا تھا

امتی امتی نہ کیون کہتے / حق سے امت کو بخشوانا تھا

تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات / فرش کیا نور کا بچھانا تھا

زاہدون کو عبث ہی زہد سے انس / زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کسلیے تکون مین رئیس اور امیر کا / بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا

محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی / تیرے سوا ہی کون امیر اور فقیر کا

ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر / ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا

کسکی زبان لائق مدح رسول ہی / مدحت سے لکھے کبیر کی کیا منہ صغیر کا

مداح شاہ دین ہون برابر ہی میرے کون / ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا

یکتاے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے / رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا

اللہ بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل / مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا

آثم جمال روے محمد کے وصف سے / مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہون جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اشعار نعت پڑھنے لگا مین چمن مین جب
صل علی ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجر نبی کے درد کی کیا ہو سکے دوا
بے فائدہ یہین تو ہی نسخہ طبیب کا

برسون کتاب عشق کا دل نے دیا سبق
احسان ہی میرے سر پہ ضرور اُس ادیب کا

آثم کو خلد دیجیے انعام مین حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا مین مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقے مین آپ کے
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ہوئی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر مین جسکو پلا دیا

دیوانہ مین ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لون رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائین میں
گردن مین طوق عشق نبی کا پنہا دیا

فخر رسل کا کیا اونھین نظارا ہوگیا
حورون نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوسوقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب پہلے فرش نور فلک پر بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فورا رلا دیا

باندھی ہو جسنے طاعتِ اسد پر کمر
مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا
واقف ہے عشق شہ سے ملیگا خدا ضرور
واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آتش ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت مرے لب پہ محمد کا بیان تھا
جز صل علے اور نہ کچھ ورد زبان تھا
فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا
ہر ایک کو او سپر دُر غلطان کا گمان تھا
کیون داغ مین بوے گل جنت نہین آتی
بچپن سے گل عشق نبی دلمین نہان تھا
پیدا اسے تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے
اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا
اصحاب وہ کرتے تھے ہوتا جو کسی سے
اسوجہ سے ہر یار نبی فخر زمان تھا
اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا
تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ دہان تھا

کیا منہ مرا آتش جو کرون شہ کا بیان میز
واللہ کہ وہ تاج سر شاہ شہان تھا

مجکو آجائے نظر روضہ رسول اللہ کا
منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا
کیون نہ ہم ممنون احسان کے ہون ورد زیر
راستا سید صحابہ تا یا دین حق کی راہ کا
اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو
جو سخی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روی مبارک کے مقابل ہو سکینز
ای فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھائے حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہی روز جزا
ہی تو ہی حامی مرے مولے گدا و شاہ کا

روز و شب جن و بشر حاضر ہین خدمت کیلیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھا دو ای حضور
ہی بہت مشتاق آثم روئے رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہی حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو مرا
شہرہ نکیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوے جو معنی بے سایہ سرو قد
مضمون مین نے باندھ لیا کیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار کیا
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پا سے کرسکے
مقدور یہ نہین ہی کسی طرح حور کا

بندہ ہو کرم کی نظر اسکے حال پر
آثم بھی ہی جہان مین خادم حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روے مصطفے
سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوے مصطفے

اتنا تو عاشقوں کو محبت کا جوش ہو
دل سوے مصطفے ہو نظر سوے مصطفے

ہر دم ہی میرے ورد میں والشمس اسلیے
تا دیکھ لوں میں خواب ہی میں روے مصطفے

واللیل میں کیا ہی خدا نے بھی انکا ذکر
بندے کو کیوں پسند نہوں موے مصطفے

کیا منہ مرا کہ خُلق نبی کا بیان کروں
اللہ کو پسند ہی خود خوے مصطفے

دیکھوں جو خواب میں بھی تو سر کیوں نہ خم کروں
کعبے سے کم نہیں مجھے ابروے مصطفے

کیا تاب مہر حشر کرے مجھسے گرمیاں
دیکھا ہی جلوۂ رخ نیکوے مصطفے

کہتا ہی رات دن دلِ آثم تڑپ کے یہ
دیکھوں الٰہی آنکھوں سے میں کوے مصطفے

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا
شاخ طوبیٰ کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا

خود بخود ہوگی میسر دید روضے کی مجھے
جب مرے اللہ کا مجھپر کرم ہو جائیگا

شوق جب لے جائیگا مجکو مدینے کی قریب
سر مرا پھر تو پے تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے آثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخلِ باغِ ارم ہو جائیگا

مقبول نقدِ دل کا جو نذرانہ ہو گیا
جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہو گیا

آیا خیال چہرۂ انور کا جسگھڑی
روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہوگیا

صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول
شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہوگیا

کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا
جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہوگیا

میری نجات حشر مین ہوجائیگی ضرور
مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہوگیا

اللہ و مصطفے کے سوا کون ہی عزیز
دو نو جہان سے دل مرا بیگانہ ہوگیا

لائی جو بوے گلشن طیبہ صبا ذرا
خوشبو مین بڑھ کے باغ کا شانہ ہوگیا

اے شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے
آثم کو سنتے ہین کہ وہ دیوانہ ہوگیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا
تو دو جہان مین سو سو طرح ظہور ہوا

مین تنگ ہجر سے تھا جب چلا مدینے کو
عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا

خدا کا شکر ہون محسوب اوسکی امت مین
کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا

نکیون پسند ہو مخلوق کو سخن میرا
طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا

جو سر بلند کرے حق تجھے نکر غرہ
ہوا وہ پست جسے دہر مین غرور ہوا

غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے
خدا ے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا

تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی میری
ثواب کا نہ کوئی کام جز قصور ہوا

یہی امید ہی آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور میں حاضر یہ ای حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جا لب خاموش کا
تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا رکھے مجھے
ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
گو وہ عشق مصطفے سر پر اوٹھا لیتا ہی دل

تام ہر بحر طبیعت مین نہین ہی جوش کا
سامنا جب ہوا آنہی گور کی آغوش کا
کیا کسیکو حال ہی معلوم دل کے گوش کا
جانتا ہی ہجر کو بار گران وہ دوش کا

کیون نہ ای آثم ترے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
نہ لاتا تاب ای حضرت نہ لاتا
بلاگردان ذرا قدس کا رہتا
لگی کے اپنے ذرّون کو دکھاکر
غم ہجر محمد نے رولاکر
در مقصد تجھے ای چشم ملتا

مرے اختر کو چمکایا تو ہوتا
مگر رخسار دکھلایا تو ہوتا
مدینے مجکو بلوایا تو ہوتا
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہی آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمیں شغل رہا کرتا ہی
اوج پر اب تو ہمارا ابھی ستارا ہوگا

نظر مہر نہ ہوگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کوئی دریا ہوگا

گرد کس روز مدینے کی پھرونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے رویا میں جناب
ہر مرض کا مرے حق میں وہی نسخا ہوگا

قبر میں بھی رخ شہ یاد رہیگا مجھکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثرِ عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخِ رنگین کا پسینا ہوگا

مومنو بیٹھو ادب سے میں غزل پڑھتا ہوں
شور اب دم میں بپا صل علی کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ای آثم
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا میں بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ ای دل ہے محمد مصطفے میرا

دل و جانسے فدا ہوں میں رخ پر نور حضرت پر
نہ ہو کیوں اسطرح ہر دم وظیفہ والضحی میرا

نہیں کچھ جائے غم جو مبتلائے درد فرقت ہوں
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفے میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا میں نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر ایخدا میرا

میں ہوں پیرو ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو ہی ہی رہنما میرا تو ہی ہی پیشوا میرا

گناہونکا نہین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو مگر مین مر نہین سکتا
مسیحا جب ہو تجسا کر سکے گی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک ای آثم
عجب کیا جو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا
جائے حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا
نقش پا کے عکس سے لو ماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا آثم
ای مرے خالق وہی جنت مین داخل ہو گیا

یہ مقام شکر ہی دلمین تو ہی حب نبی
ورنہ شیطان اور میرا نفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آگے اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت اوسے
کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
ہو کے عاصی نیک بندونمین مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو ای مومنو
نعت کے باعث سے مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آثم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خدائے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فدائے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عروجاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پُر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خوش جمیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال و قیل کا

امت یہ ہینے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین ای فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی ای خدا ہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آثم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثنا خوان ہون محمد مصطفےٰ کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر خدایا ساتھ ہو آل عبا کا

تمنا ہی یہ اپنی روز محشر زبان پر نام آئے کبریا کا

مین ہون بیمار فرقت کیجیے رحم کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا

رخ پر نور احمد پر فدا ہون نکیون مین ورد رکھون والضحےٰ کا

جہان مدح رسول حق پڑھونمیں نہو کیون غل وہان صل علےٰ کا

وہی ہی خلقت عالم کا باعث وجود اوس سے ہوا ارض وسما کا

الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ و گدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا کچھ دغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا

نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا

کیا معجزہ بیان ہوا انگلی کا آپ کی دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا

حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا

حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا

گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہو گیا آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرور دین مین ہوں بیقرار
ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہون غرق گناہون مین اے نبی
حامی تو ہی ہی حشر مین مجھ خراب کا

جسنے خدائے پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہی اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا
مثل مجنون وہ پریشان سوے صحرا ہو گیا

شکر ہی عشق محمد دل مین پیدا ہو گیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوے مدینہ ایکدن
طالع واژون مرا جو کچھ بھی سیدھا ہو گیا

روز و شب کرتا ہون مدحت مین رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزون میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم مین دو پارا ہو گیا

دین و دنیا مین اوسکی نیکنامی ہو گئی
جو نبی پاک کی الفت مین رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھو مین صحرا ہو گیا

در شہ پر ہو یارب سر ہمارا
وہان کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کو پاس ہی ہر وقت منظور
جو شہ کی آستان پر جان نکلے
کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
ہمارے دلمین عشق مصطفے ہی

عجب ذیشان ہی سرور ہمارا
بہت انجام ہو بہتر ہمارا
الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آثم
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
جبریل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز
جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا

ای کاش پہونچ جاؤن مین روضے پہ کسیطور
خادم مجھے کردے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آثم
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھو نمین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے مرسلین کا
نشان ہی اوس سے فلک زمین کا بنا ہی نقش اولین کا

فراق سرور مین ہون یہ لاغر کہ سب سمجھتے ہین تار بستر
نکیون ہو میرا یہ حال ابتر ہی پیچان اوس زلف عنبرین کا

عجب ہی خوشبوی زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہی الفت
بھلا مین دون کس سے اوسکو نسبت یہان ہی بیکار مشک چین کا

بیان ہو اعجاز شاہ کا کیا خدا کے تھا نور کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دوپارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آثم یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ مین اس درجہ مین نزار ہوا
کہ خار دشت کے دلمین بھی میرا خار ہوا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہین ٹھیرا
نبی کے ہجر مین اس درجہ بیقرار ہوا

اونھین کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھین کی ذات سے اسلام کو وقار ہوا

کسیطرح ہو سخن میرا ای خدا مقبول
کہ مین حبیب پہ تیرے ہون جان نثار ہوا

نبی کے بعد ابوبکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار ہوا

ق
ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار ہوا

الٰہی جلد پہونچ جائے اب مدینے مین
یہان پہ آثم غمگین ذلیل و خوار ہوا

بیان انسان سے مشکل ہی شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات مین آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آ جائے وہ روضہ
کہ صدمہ اوٹھا نہین سکتا ہی مجھسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی
نبی کا روئے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون
تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفےٰ یارب
کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب رتبہ احمد کے شاہد ہین
اونھین پر راست ہم پایا ہین خلعت مصطفائی کا

نکیونکر سر کو میرے سرفرازی سربلندی ہو
کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ تبلائین نہ ای آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لو گل نعت نبی کا خامہ گلچین ہو گیا
ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہو گیا

وصف لبہائے محمد نظم جب مین نے کیا
پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہو گیا

جو پھرا محبوب خلاق دو عالم سے ذرا
اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہو گیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین
زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہو گیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پر نثار
مال و زر کو جو تصدق کرکے مسکین ہو گیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے
جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہو گیا

شاد ای آثم حقیقت مین اوسکو جان لو
جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہو گیا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جائینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہ مین جاؤنگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہی وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہی جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کُل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نکیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خداے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے صل علے کا عیان ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

کیا ہو اداے حور جواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین ہو بے نیاز کا

پابند جو بشر ہو ہمیشہ نماز کا
کیونکر بھرین نہ حورین دم اوس پاکباز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ — پھر سیکھین کسلیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑا نہ مجھے تو محمد کے واسطے — قیدی ہوا ہون مین ہوس و حرص و آز کا

غم کیا نہ مجھے ہیں خم زلف نبی کا ہون شیفتہ — آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نہ کیون بزم دہر مین — عادی ہون مثل شمع مین سوز و گداز کا

وہ میکدے مین دہر کے پیتا ہون مین شراب — جسکے لیے ہی شرع مین فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول — عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے — دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار — مثل اویس کشتہ ہون مین تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو — یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
آثم نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا — خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پرنور کو تشبیہ دون مین چاند سے — کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرہ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم — زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہو گیا

دونون عالم مین ہوا حاصل مجھے عز و وقار — جب سے جاری نام شہ میری زبان پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو
جسطرف وہ گذرے وہی کوچہ معطر ہو گیا

جب پسا مین سنگ فرقت سے نبی کے مومنو
جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہو گیا

یاد جب آئے دم گریہ در دندان مجھے
میرا ہر آنسو جہان مین رشک گوہر ہو گیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم
میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہو گیا

وصف ابروے محمد ہو گیا جسمین رقم
شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہو گیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہو گیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا
ہر سخن میرا بھی مقبول خدا ہو جائیگا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے
یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا ہو جائیگا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر
میرا حامی روز محشر مصطفیٰ ہو جائیگا

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب
پھر تو اپنا سبز نخل مدعا ہو جائیگا

دھیان ہی مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑ جائے مقدر اپنا
ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا
تم جو رویا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت مین داور اپنا
نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر رسولون کا نہ مین اوسکو کہون
دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی ہمکو
دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجیے جلد
اسجگہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے
پھر نہ کیون ہمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب
چین اک دم نہین پاتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین
آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

مومنو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر
مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچائے
ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی
روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہی مدام ای آثم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا
گناہون سے مرے دل پر ہی اک دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاؤنگا
کریگا قصد اک اک عضو تن میرا گواہی کا

گھلایا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون مین باقی ہی
ہی میری روح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

گنہ کثرت سے ہین کیا پیش جائیگی دم محشر
نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذرخواہی کا

نکیونکر بات بنجائے زمانے مین تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا
شربت سے مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابروشہ کا دیا ہی انس
اس وجہ داغ دل ہی ہمین چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا
مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ
شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم
رہتا ہی خوف صدمہ یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو
مالک وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین
حافظ نہ کسطرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر دور بعید کا

اعلی ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا
کیا اونکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہراک کے لیے منزل عدم
ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

مٹ جائے میری ظلمت عصیان کسیطرح
تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھین ملون جو روضۂ اقدس پہ آجا کے مین
کیون ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کسطرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہی جائے شکر امت احمد ہوے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلقِ خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی مین خوب یہ آثم کہی غزل
صل علےٰ کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

تو بچانا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روی رنگین کے ہو سکے ہم مثل
یہ کہان حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفای روئے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئے گا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفےٰ ہی رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤن گا نہ خوش ہو کر
میں ہون مشتاق آپکے در کا
یا الٰہی یہ نفس شیطان ہے
ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

مین ہون عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہے روز محشر کا

گنا ہون مین سب عمر کھو یا کیا
نہ جاگا مرا بخت سویا کیا
ادا کیون نہ کرتا مین شکر خدا
زبان کو مری حق نے گویا کیا
مین اس کشت دلمین ریاضت کے ساتھ
ترے تخم الفت کو بویا کیا
میسر نہ دیدار حضرت ہوا
مین اس غم مین ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا مین آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہین زمین نہ تھی آسمان نہ تھا
بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا
تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال
قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا
دنیا مین رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے
عقبے کا کام کچھ ہمین بار گران نہ تھا
مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی
دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا
اچھا ہوا خدا نے جو قرآن میں مدح کی
قابل ثنائے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفے کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت یہ ہر گز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا نور نبی نے جہان جب
تارے نہ تھے بروج نہ تھے آسمان نہ تھا

آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمھین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفے کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق القمر ہوا

دندان مصطفے کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق یہ کہے
لو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہمنے نعت نہین کی رسول کی
کسدن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جائینگے کرتے راہ مین ہم سجدہ شکر کے
جسدن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نکیون ہو سارے زمانے مین مدح کا
میرے تو دلمین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا مین یاد گسے زلف گاہ رخ
میرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہوا وسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرۂ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آثم کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس نزار کا

صدقۂ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لواے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردے نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر ای میرے سرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کے چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک ممبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا
چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا

حق تو یہ ہے ای مرے رزاق ہے تیرا ہی کام
رزق پونہچانا سبھون کو او برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب مرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہو گیا
لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہو گیا

عاشقان روے احمد نے جو کھولی چشم دل
مہر گردون و بر داونکے شرارا ہو گیا

کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو
ماہ بھی جنکے اشارے سے دو پارا ہو گیا

جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین
وعدۂ دیدار محشر پر سہارا ہو گیا

اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر
جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہو گیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دیکھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمہارا ہو گیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا
دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا

صدقے سے زلف کے یہ خطا ہو مری معاف
ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا

دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے
حیرت کی جا ہے کوزے مین دریا سما گیا

جائیگا روسیہ بھی زیارت کے واسطے
جسدم کہ سوے طیبہ کوئی قافلا گیا

روز ازل سے عشق محمد ہوا مجھے — آنکھون سے کب تصور شاہ ہدا گیا

جاؤن جو ہند سے سوئے طیبہ تو ہو یہ شور — صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم — باندھا وہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا — واعظ سے ہی بڑھکر کہین اسلام ہمارا

بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل — اللہ نے بخشا ہمین انعام ہمارا

دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر — مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا

تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق — بہتر ہو الٰہی کہین انجام ہمارا

دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون — کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا

اب درد جدائی سے نہین جان بدن مین — پونہچا دے صبا جا کے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی — صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا — پر ہی یہی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا

طاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی — ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا

حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر — واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک | جبریل جنان سے لیے آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا | عاجز ہو زبان حوصلہ ہی پست قلم کا
پیرو ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے | ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا
خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور | شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا
نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا | اندیشہ نہین کثرت اندوہ و الم کا
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہمکو | محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا
مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی | رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا
روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب | شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہ تری شیرین بیانی کا | یہان آتا ہو صادق حکم مجھ پر بے دہانی کا
کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفے ہر دم | بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا
شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے | مثال طور روشن ہو گیا گھر امہانی کا

مین کتنی جلد نعت سرور دین نظم کرتا ہون / کرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا
گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے / یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا
غم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہون / ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا
رسول اللہ کے مین چہرۂ انور کا عاشق ہون / جگر پر داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا
حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی / ہی ساماں جسقدر مٹجائیگا سب دار فانی کا
کلام نعت تیرا کیون پسند آئے نہ عالم کو / جہان قائل ہی ای آثم تری شیرین زبانی کا

ردیف بای موحده

یا الٰہی میری آنکھون کو بصیرت ہو نصیب / خواب ہی مین روی انور کی زیارت ہو نصیب
یا الٰہی آرزوے دل ہماری ہی یہی / مصطفی کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب
ہون مین مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر / آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب
یا الہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک / زندگی مین کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب
گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ہون حضرت کی مین / کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب
یا الٰہی فضل سے تیرے عکاشہ کی طرح / مجکو بھی اک بوسۂ مہر نبوت ہو نصیب
یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون / اعتکافی طور ہو ہر وقت خلوت ہو نصیب
یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر / جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی وردِ زباں ہو والضحیٰ
مصحفِ روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہونچ جاؤں شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ابروِ شہ کا رہے ہر دم خیال
یہ نئی تلوار ہی اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہی کہ آتشؔ کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کارِ مدحت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شانِ عرب
رحمتِ حق سے بھر اپاتے ہیں میدانِ عرب

یہی حسرت ہی الٰہی مرے دل میں ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاکِ بیابانِ عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں
اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہی گلستانِ عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربانِ عرب

ہر ولایت پہ فضیلت نہو کیونکر اوسکو
جب رسولِ دو جہاں خود ہوں ثناخوانِ عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں اثر ہر سال
کیا قیامت ہی کہ بندہ نہیں شایانِ عرب

تاج عزت کا سرِ شہ پہ مرے ہو نہ کیوں
درِ دولت کے ہوں خدام جو شاہانِ عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ جائے
ماہ بنجائے اگر شمعِ شبستانِ عرب

بعد مرنے کے وہیں قبر بنے گی آتشؔ
ہم سے تا حشر بھی چھوٹیگا نہ میدانِ عرب

منبع لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احد و احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کسطرح رقم
لاکھ راتون کی اگر رات تھی معراج کی شب

دھیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہردم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھے جو سب ہین کیون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جاؤ نین ای دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر اونھین ہر طرح سے
ای فلک رہتے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین کا وہ بیان
کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کسلیے پھرتا ہی ای نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کسطرح عاصی رہین وہ جو پہونچ جائین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آثم بنانا ہی عبث
گر تو مسکن چاہیے ای غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبان سے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پونہچون مدینے یہ تمنا ہی
رہون مین دیکھتا ہر دم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی
برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا
فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر گڑون
خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرون تو سجدہ مجکو شادی ہو
عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہوتے ہین قربان
ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری ہی جو وصف ہو کیا آثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہے گی بعد مردن یاد شان مولد حضرت
زمین خلد پر ہو گا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین اونکے زیبا ہی
بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے
عجب رتبہ رکھتے ہین زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان
وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ
ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل مین اسکو پڑھون ہر دم
نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت مثال آثم کے اب مجکو
خدایا جلد دکھلا دے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہے کہ عجب رات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشعلین نور کی ہر ایک جگہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

مین نبی کی وہ مدح جو مقبول خالق ہوگئی
یون تو نعت شاہ مین ہو رہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دل مین ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی رہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو ہند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لاکر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمہاری مفلس و ناچار ہون
یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کارو نمین تھا
پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف تای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین بیمار الغیاث
شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یارب رہائی مکر سے شیطان کے ملے
بہکا رہا ہی مجکو یہ مکار الغیاث

ای نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا
آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون آ مجھے بڑھا
ثابت رہا نہ جبہ نہ دستار الغیاث

مین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر
ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کرسکا
شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

بہر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ
مرتے ہین لاکھون آپکے بیمار الغیاث

طی کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون
لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

دین و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث
دلمین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کرین پیروی شرع خدا
فقہ کا ہی یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین نہ کیونکر ہون وہ سب سے اعلی
ہون بلا احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرا دل ہو نثار
جان رہے حق پہ فدا مین رہو قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہی ثنا خوان حدیث

مصطفے کی کیون نہین ہوتی ہی رویت الغیاث
درد فرقت سے نہین ہی مجھہ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلا لو جلد ای والا نسب
ہند مین کرتا رہون کبتک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا
سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہی دلمین مرے ہر دم یہ حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پونہچون مدینے کی طرف
مفلسی رکھنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے ٹلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ
مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے
ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج

طالب نکیون تمھاری ہین امت کے سب عزیز
وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤن گا تو کہونگا رسولؐ سے
مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر
ہی کشتیِ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ
آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج
حق نے افلاک پہ بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے
بخت خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین
سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو
کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے
مژدہ مغفرت سنایا آج

حلقہ زلف کی بلائین لین
طوق کس نے یہ پہنایا آج

شب معراج کہتے تھے قدسی
حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج

ق

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور
ہمنے مدت مین تمکو پایا آج

جلد طیبہ دکھا دے آثم کو
یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہو ابنیا کی احتیاج
ابنیا کو ہو محمد مصطفی کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو اپنے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحی کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی یہ کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یا الٰہی شربت دیدار ہوا ہو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون مین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے بر آئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پونہچے شہ والا شب معراج
خالق سے ملے جا کے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ تھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پر اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے اونھین غم تھا قلق تھا
پر عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہوتین بہم راز کی باتین
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے
پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش
باندھے تھے پر سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت
کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آثم ہون بیان فر کیونکر
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج
کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبریل نے پر مل کے کف پائے نبی پر
سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو
گھر دم مین براق آپ کو لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف
لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جس وقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے
سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین
واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے
جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آثم ہوے حیران ملک دیکھکے جسکو
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوے واصل شب معراج
ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے
اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی
اک دم مین گیا سیکڑون منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے
ترتیب تھی گر۔ دون پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورة
والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے
آپہونچے فلک پر شہ عادل شب معراج

تا بخشش امت مین کچھ آثم نہین باقی
شہ حبا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج
ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج

حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل
مرجائیگا جو عشق رسول زمن مین آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو
خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا
جلوہ ہی روے عیش کا بیت الحزن مین آج

آثم نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا
لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھادے پھر پیمبر کسیطرح
یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا یہی کرتا ہون مین مدام
سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

روتے میں یاد رکھتا ہوں دانتوں کو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہوں وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہوں معطر کسیطرح

بیتاب ہوں بہت میں فراق حضور میں
یارب دکھادے روئے منور کسیطرح

پیاسا ہوں وقت نزع تو سرور سے یہ کہوں
مجکو پلادو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کہتا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب میں آؤں نہ میں کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہو گا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے میں کھینچتا ہوں میں خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے رخ سے گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھری دھری تھی سر پہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پونہچوں مدینے میں جسگھڑی
تو گھوموں گرد روضے کے پرکار کی طرح

شیطان کے میں جور سے عاجز ہوں بسکہ
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے میں گلزار کی طرح

میں ہوں ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آتش کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح
ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

مین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح

پونہچین گے اب سوائے مدینہ کہین نہ اور
سیکھین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آتش مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھادے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون مجھے ہردم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھلانے گا کیا کمال
ظاہر ہر ایک پہ ہی نبی کا کمال رخ

اوس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون مین آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوۂ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر ہوا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر بگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدۂ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم میں
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسقدر تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو مین کرون
رحمت اسکے در وہان پہ تو ہین بجا فراخ

میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم
شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ

عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح
کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ

سبحان کسطرح سے نہ آثم کو سب کہین
مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

مین دل سے ہون ثناخوان محمد
مری جان بھی ہی قربان محمد

مری یہ آرزو بر لا خدایا
کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد

نئے رشک گل خورشید دم مین
بڑھے جو داغ ہجران محمد

زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
کرون مین جو بیان شان محمد

بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر
ہین عرشی زیر فرمان محمد

بھرون مین گوہر مقصد سے دامن
طفیل وصف دندان محمد

الٰہی حشر مین مجھکو ہنسانا
مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد
بسی ہی دل مین خوشبوے محمد

دکھا دے ای خدا کو سوئے محمد
رہا کرتا ہی دل سوے محمد

ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا
جو آجائے نظر روے محمد

کیا انگشت سے شق ماہ گردون
یہ دیکھو زور بازوے محمد

وہین ہو جائے وہ تفسیر قوسین
جو لکھون وصف ابروے محمد

پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر
جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد

پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی
جو ہوگی حشر مین جوے محمد

بیان ہو رتبہ شاہ دین کا کیونکر
فلک ہین زیر قابوے محمد

مرا دل بن گیا خورشید انور
طفیل مدحت روے محمد

ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر
مجھے ہی عشق ابروے محمد

وہی ٹھہرے جہانمین صاف باطن
نظر جسکی پڑے سوے محمد

کوئی کیا خلق مین ہمسر ہوا اونکا
خدا کو بھاتی ہی خوے محمد

خدایا جلد دکھلا دے مدینہ
طفیل قد دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو ای آثم مین جنت
جو آجائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد
دکھا دے مجھکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے — نظر آجائے رخسار محمد

مقر ہین ہم رسول حق کے دل سے — شقی کرتے ہین انکار محمد

عزیز خلق اونکی ذات ہو جائے — جو پائین ظل دیوار محمد

کہینگے روز محشر انبیا سب — شفاعت ہی مگر کار محمد

ہی زلفون پر گمان لیلۃ القدر — منور ہی شب تار محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد — رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد

آباد بیابان مدینہ رہے مجھسے — ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد

مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول — ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد

خورشید قیامت کو بھی وہ جانئے ذرہ — دیکھے جو جمال رخ زیبائے محمد

کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ عیسی — دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد

یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو — پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد

یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی — ان آنکھون سے دیکھون مین تجلائے محمد

آنکھون مین لگاؤن مین اوسے صورت سرمہ — ہاتھ آئے اگر خاک کف پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آتش یہ دعا ہی
دکھلا دے ذرا روضۂ زیباے محمد

قرآن اگر ہی رخ نیکوے محمد
تو کعبہ سے کچھ کم نہین ابروے محمد

مدت سے تمناے زیارت ہی الٰہی
رویا ہی مین آجائے نظر روے محمد

ثابت ہی خطا مشک ختن جو کہون انکو
بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوے محمد

محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہون مین جوے محمد

سب سے شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجکو
یارب کہین بنجاؤن سگ کوے محمد

اللہ سے ہر دم ہی یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوے محمد

شق کردیا اونگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوّت بازوے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آتش
تھا جملہ فرشتون پہ بھی قابوے محمد

مدت سے یہ بندہ ہی طلبگار محمد
اللہ دکھائے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہین دوزخ مین ہیگا وہ ہمیشہ
جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کہتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد

پھر عرصۂ محشر مین ہمین فکر نہوگی
کرتے ہین دل و جانسے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکان
ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد

طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ
کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد

کیونکر نہ رکھین دھیان شب و روز ہم اوسکا
جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد

ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی
رکھ دلمین خیال گل رخسار محمد

مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود
کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس مرگ
اثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی بڑھے یہ ولاے محمد
کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد

خدا کا رکھو خوف ہر وقت دلمین
ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد

نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف
رہون مین بھی زیر لواے محمد

مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے
کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد

لگاؤن مین آنکھون سے کیسو تو
میسر جو ہو خاک پاے محمد

خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا
وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد

الٰہی تو کر میری امت کی بخشش
یہی دمبدم تھی دعاے محمد

حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا
وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہونچے
کہا سب نے تشریف لائے محمد

سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکارین
ق کہ صل علے آج آئے محمد

سوئے خلد جب وہ گئے پھر گلگشت
تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد

یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز
کہ ہو جان سب کی فدائے محمد

یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی
ملا کون حق سے سوائے محمد

جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن
کرینگے سبھی اقتدائے محمد

تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو
کبھی لے اڑے گی ہوائے محمد

یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور
کوئی جانے کیا انتہائے محمد

ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون
وہ کرتا ہون جو ہی رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو روئے نبی پسند
تو اپنے مغز جان کو ہی بوئے نبی پسند

ہی خُلق اونکا خُلقِ خداوندِ دو جہان
کیونکر نہ آئے خَلق کو خوئے نبی پسند

یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا
جنت سے بھی زیادہ ہی کوئے نبی پسند

اللہ کھاکے کہتا ہی والشمس کی قسم
یعنی کہ ہو بہت ہمین روئے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ
ہر تشنہ لب کو آئیگی جیسے نبی پسند

واللیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نکیون ہو ان وہ موے نبی پسند

یہ معجز نما تھا ہمارا احمد
کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد

کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم
جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد

بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی
زمانے مین وصف تمہارا احمد

تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر
نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد

قیامت کو جائیگی جنت مین امت
کرینگے برابر اشارا احمد

گناہون کی کثرت سے امید کیا ہی
شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
بھروسا ہو تم پہ ہی سارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیانِ روضۂ احمد
بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمد

رہا کرتا ہی مہرِ آسمان جاروب کش دن بھر
ہی شان رفعت گردون نشانِ روضۂ احمد

گلستانِ مدینہ بلبل دل کسطرح چھوڑے
برنگ باغ ہی ہر اک مکانِ روضۂ احمد

لیا کرتے ہین بوسا کنانِ عرش آ آ کے
ہی مثل سنگ اسود آستانِ روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آثم خدا نے شاہ والا کو / کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضۂ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہو پئے دیوان کاغذ / مدح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر / ہوگیا دہر مین اوسوقت سے ذیشان کاغذ

جب مین جانون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا / ہاتھ مین لاکے جو دے مرغ سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے / تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کاغذ

شعلۂ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون / صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

مدح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر / وصف سے خال کے ہوتا ہی پرافشان کاغذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آثم کی / کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ / یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب / معلوم ہوگا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک / ہوجائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی مجھے / نزدیک میرے ہے یہی عشق نہان لذیذ

وصف دہان شاہ دکھائے جو معجزہ / آثم ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہی امت جو زمین پر
عرق آتا ہی حضرت کی جبین پر
جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہی رحمت ختم ختم المرسلین پر
امیر خلد ہم ہونگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین سرداردین پر
ہمین کافی ہی سودا زلف شہ کا
ہی نازان حور زلف عنبرین پر
ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر
ہلال آسمان بھی غم مین خم ہی
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوۃ آتشؔ کی پونہچے آہِ بن پر

بھروسا ہی شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس بندگی پر اور طاعت پر
بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر
الٰہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر
گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ گیا رضوان
فدا ہون جان و دل سے مین بہار کوے حضرت پر
بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہوئین اس حسن و لطافت پر
ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل دار فانی مین
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہے
فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت پہ

وہ دل پتھر سے بد تر ہو نکیونکر دہر مین آثم
نہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پہ

ہی گیسوِ احمد کا جو ہر تار معطر
ہوتا ہی قلم وصف سے ہر بار معطر

کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جنا کا
طیبہ کا ہی ہر کوچہ و بازار معطر

رہتا ہی خیال ہمین گل روے نبی کا
کیونکر نہ ہے اپنا دل زار معطر

ہوتا تھا گلاب آپکا گرتے ہی پسینا
تھا ایسا تنِ احمد مختار معطر

آثم مین مدینے کا کرون وصف رقم کیا
رہتے ہین وہان کے در و دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر
کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر

وہ بھی دن آئے کہ پونچون مین مدینے کے قریب
دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر

آنکھین روشن ہون مری او رہو دل آئینہ
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر

نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی گاہے
کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر

خلد مین بہر محمد مجھے مل جائے مقام
یا الٓہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر

اثر الفت احمد سے سبک بار رہون
یا الٓہی مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھون جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئی آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان کے برابر
ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر

کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہون قائم
یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر

کچھ خوف نہین کثرت عصیان ہے کہ شاہا
شفقت ہی تری رحمت رحمان کے برابر

جن و بشر و حور و ملک کیا ہون مقابل
کوئی بھی نہو شہ کے ثناخوان کے برابر

پونہچون جو مدینے تو چھٹون قید الم سے
ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر

اک کوہ گران سر پہ اوٹھائے ہوے ہم ہین
ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر

بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل
کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر

جو منکر حضرت ہی وہ منکر ہی خدا کا
کافر ہی وہ مردود ہی شیطان کے برابر

ہین نوح پئے کشتی دل مجکو محمد
قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر

خادم در حضرت کا سکندر ہی جہان مین
دارا تو کبھی ہو گا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہین سب نعت نبی مین
دیوان ہی کسکا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پر
پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج مین توساتون فلک طی کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آ گئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھا ناشہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار اونکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب اونکے ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون گی کیونکر زمین ملے
ہو جب بنا سے روضۂ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشک یہ کام روز
پونہچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمھاری لکھتا ہون خیر الانام روز

افسوس بے نصیب زیارت سے مین رہون
طیبہ مین زائرون کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

اللہ التجا یہ مری ہی کہ جب تلک
ہو دلمین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کی خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پر ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل
بھیجون درود تم پہ رسول انام روز

دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بھلا صبح و شام روز

کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز

جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آتش قدیم سے ہون مین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہو اے مصطفیٰ عزیز

مین ہون فدا سے چہرۂ پرنور مصطفیٰ
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحیٰ عزیز

ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز

اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز

دلمین کمال گرمیِ عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہو مجھکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آتش ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو باچشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز

کیونکر کرین نہ سجدے ہم الحمد کے لیے
خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا اونکو نہین ہی ذرا بھی خوف
کردیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار

مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جملہ اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
لِلّٰہ ذرا جلوۂ دیدار دکھادو
ابروے محمد پہ ہین عاشق ہون از لیے
ای شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
جلوہ نظر آے مری آنکھون کو الٰہی
کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو

خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز
ہین صدمۂ فرقت سے ہون بیتاب شب و روز
آتا نہین آنکھون مین نظر خواب شب و روز
فرقت مین رہا کرتی ہین پُر آب شب و روز
رہتے مہ و خور دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کرلو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز　　جاری زبان پر ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہو نمین عزیز خلق　　میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام　　اتنی دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین جکڑ ہمین فقط　　گردش مین ماہ و خور بھی ہین خیر الانام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو　　نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہو نمین ازل کے روز سے عاشق رسول کا　　پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو　　لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھٹ سکے کبھی　　پھیلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آثم کی رات دن ہی یہ ایزد سے دعا　　نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس　　کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم　　جیتے جی آپکو ہمین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اٹھاتا رہا صد برسون　　موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا　　مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہو کر بھی گناہون سے نہ مین باز رہا　　خواب غفلت سے مین اسدم بھی نہ چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا سوا
پھر بھی قدمون پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمائیے آپ
ہی سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہی فدا آپ پر ای شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرقد سرور کے پاس
ہی زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہی دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفا پاک کے ای زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہی تو حرص ای آثم نکر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پونہچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہی خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح مین تو گیسو عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجسے نعت نظم
آسے نہ لفظ شرع زبان و دہن کے پاس

پھر جبہ شریف کو چومون ہزار بار
جا پونہچون جب رسول کے پیراہن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آثم اگر تو شہر مدینے پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئےگا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہین خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہو اوسکو ہی مصطفی کی تلاش

ہمین تو خاک در مصطفی ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤن سرمہ چشم
اسی سے ہی مجھے سرور خاک پا کی تلاش

جہان مین یون تو تمام انبیا مشرف تھے
گروہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمین وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفی ہی ہمین
یہی سبب ہی جو کرتے نہین ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے مین آئے آثم کی
اگرچہ ہی بھی تو ہی اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیون کرے طاعت کو فراموش
کافر ہی کیا جسنے شریعت کو فراموش

مجبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے
پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش

ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے
جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آثم
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش
ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش

وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون
کسلیے ہو کے رہون حافظ قرآن خاموش

شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان
یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش

بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا
ہونگے سب پیش خدا اصحاب ایمان خاموش

عشق احمد مین نہ کر نالہ تو بلبل کی روش
صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش

عمر بھر مدح محمد نہ کرونگا مین کیونکر
شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش

حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی
ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش

وصف احمد مین ملائک سے نہ جب بن آئی
صورت آئنہ ہم کیون نہون حیران خاموش

کر چکا وصف نبی ملکئی جنیت تجکو
اب مناسب ہی کہ ہو آثم نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ و نبی کا اخلاص
مجکو کسطرح پسند آوے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کر سکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابوبکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجاے مصحف
کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہوتا ہی نہ علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولونمین کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہانمین وہی محبوب خدا خاص

اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون
پونہچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

مین واعظون کا کیون نہ رہون تابع فرمان
وارث ہین نبی کے وہی جو ہین علما خاص

یون کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہاں رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص

تو آتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تمکو
ق
شافع ہو سب امت کے تمہین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم
آ جائیگی نظر چہرہ انور کی ضیا خاک

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض
بلبل محبوس کو کیھیے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوے نبی سے ہی معطر یہ دماغ
مجکو بوے نافہ مشک ختن سے کیا غرض

مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت
عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہون مین کہ بو سونگھون گل رخسار کی
مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض،

خط و خال شاہ پر رکھتا ہونہین ہر دم نظر
ای مہ گردون تری اس انجمن سے کیا غرض

مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ دین
مجکو کیا مطلب زبان سے اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمین کہون کیون نعت وہ ای مومنو
مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے اب تو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ پھر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہی کچھ عام سے غرض
ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض

کرتے ہین زلف روی محمد کی ہم تلاش
کچھ صبح سے غرض ہی کچھ شام سے غرض

کہتے ہین نعت بہر رضا مندی نبی
واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض

ہی چشم دشت دیکھلین آنکھین حضور کی
آہو کی چشم سے ہی نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے مین آپکے
جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
آثم کی یہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا

پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض
تا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
ای دل تو آہ سرد سے داغون کو لے بچا
نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
جب بات ہی کہ نعت بھی تقوے کے ساتھ ہو
آثم ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا

مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط
رکھ اس ہوا سے سرو خیابان کی احتیاط
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہی خدا کا لحاظ
طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
یہی کلام امام الوریٰ سے ثابت ہی

وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفیٰ کا لحاظ
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ
وہی ہی آدمی جسکو ہی مقتدا کا لحاظ

کسی جگہہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی
نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین مجھے خاک در نبی آتش
کہ اوسکے آگے کرون کچھہ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہوگل تر کا اب لحاظ
رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ

کیا خاک سوئین چین سے ای چرخ کج نہاد
ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ

پونہچون نہ پونہچون قصد مدینہ کرونگا مین
بے بس ہون کیا کرون مین مقدر کا اب لحاظ

نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا
رہتا ہی مجکو ذات پیمبر کا اب لحاظ

ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس
کچھہ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ

ہی شوق نعت مجکو کہے جاونگا ضرور
آتش رہے گا کچھہ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفےٰ شفیع
مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع

کرنا مدد برلے خدا میری حشر مین
جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع

ہردم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار
مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع

مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا
ہین زیر حکم آپکے ارض وسما شفیع

محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج
عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا
پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم
کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی
جلوا ہمین دکھائیے بہر خدا شفیع

آثم کی ہی خدا سے یہی التماس دلی
روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ
عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمھین خوف خدائے پاک
دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا
پھر کیون نہ دہر مین ہو ترے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق
کیونکر نہو زمانے مین اس لام کو فروغ

جب پیش کردین پیش خداوند جبرئیل
پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا
عشرت کی دھوم ہوئے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ
پھر تو مہر سما بنائے داغ

نور ایمان کو یہ ترقی دے
ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زور دکھاے
حشر کے روز کام آئے داغ

شمع بنجاؤن جاکے روضے کی
حب دنیا اگر چھڑائے داغ

شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے
ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ

خواب ہی مین دکھائیے جلوہ
مرہم دید ہی دوا ہے داغ

یا الٰہی تمام عصیان کو
ہین مرے خشک سان جلائے داغ

الفت شہ بڑا وسیلہ ہی
بخش یارب مجھے برائے داغ

مہر آئے نہ سامنے آثم
ہی یہی حشر مین دعائے داغ

ردیف ف

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف
ہوتی ہی آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف

آپکے رتبے سے رتبہ ہی سوا کسکا آج
کرتے ہین آپکی عرشی بھی فلک پر تعریف

ہمہ تن روئے ارادت ہی مرا شہ کی طرف
دلمین ہی عشق تو جاری ہی زبان پر تعریف

جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا
کیا ہو پھر بندہ سے ای حق کے پیمبر تعریف

اہل اسلام کو رحمت کا وسیلہ ہی یہی
مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف

راہ سیدھی ہمین بتلائی مسلمان ہین ہم
پھر کرین آپ کی ای شاہ نہ کیونکر تعریف

دہیان گیسو کا دم وصف رہے جب آثم
کیون نہ عالم مین نظر آئے معطر تعریف

یاالٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفے لیجائے جنت کی طرف

ہی جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مرے
ہو طبیعت کیون نہ راغب شہ کی مدحت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین ذرا تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پر
دیکھین کیا خادم وہان کے ابر رحمت کی طرف

یاالٰہی زندہ جبتک مین ہون خواہش ہی یہ
دل مرا راغب رہے زہد و عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کیطرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اسوجہ داور کی طرف
تا کہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بوے گیسوے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفے پھر انکے جانب دل جھکے
یعنی بوبکر رض و عمر رض عثمان رض و حیدر رض کی طرف

مصطفے کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یا نبی ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی منو
غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روے منور کی طرف

یاد آئیگی دردندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے کی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان لحد کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اب تو پہنچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہی آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیون اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجھپر خدا کے فضل سے ہی مصطفے کا لطف

حق نے دیے رسولون کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھو ہی جو وصف رخ کی جگہہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہی صل علے کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مرکر کھلیگا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز پا کا لطف

لب پر فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہی
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفے کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصفِ چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہے مرے والضحی کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجھپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لوائے حمد کا ملجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صل علے کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفے کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جبسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

مین امت رسول ہون پابند شرع ہون
بندہ خدا کا ہون ہی عبادت سے مجکو عشق

مین وہ گدا ہون بڑھکے ہی شاہون سے فر تبہ
طالب نہ جاہ کا ہون نہ ثروت سے مجکو عشق

آتش قدیم سے ہون مین خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی ہو مدحت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الورا سے عشق
پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق

واللیل جسکی شان مین نازل کرے خدا
پھر رکھے کیون نہ ہر کوئی زلف دوتا سے عشق

یا درخ جناب مین یہ حال ہی مرا
والشمس سے ولاہی تو ہی والضحی سے عشق

جتنے نبی ہین قائل شان حضور ہین
ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوۃ خود
یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علے سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا
کیون مین کرون نہ فخر کہ ہی مصطفے سے عشق

کیونکر نہ شکر خالق اکبر کرون ادا
مثل اویس مجکو ہی خیر الورا سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آتش کا کسطرح
آغاز ہی سے ہی اوسی شاہ ہدا سے عشق

ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک
پر نہ پونہچا نہیں گے مدفن تک

جنون یہ ہی کبھی سینے کی
خاک آئی نہ اور کے دامن تک

طاق ابرو پہ شہ کے عاشق ہون
ہون ادب سے جھکائے گردن تک

تیز ہی وہ تجلی حضرت
جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک

گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا
جس سے ہی شرمسار گلشن تک

رنگ لائی ہوائے حب نبی
درِ دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آثم
پونہچون کیونکر مزار روشن تک

خواب مین دیکھیے جلوہ وہ دکھائین کبتک
زلفِ سرور کی میسر ہون بلائین کبتک

ہونگاہ کرم و لطف و عطا اب مجھپر
نفس کی شاہ اوٹھاون ہین جفائین کبتک

یاد رہی بخت کی کبتک ہو یہ ہی فکر مجھے
دیکھیے وہ مجھے طیبہ مین بلائین کبتک

ہو ہدایت کہ کرین توبہ اوٹھین دنیا سے
بار عصیان کا ہم ای شاہ اوٹھائین کبتک

ہی پریشان دماغ اور رہی حالت ابتر
دیکھیے خواب مین وہ زلف سنگھائین کبتک

اب تو بس دکھا دیجیے ہمکو جلوہ
ہم دعا کے لیے ہونٹونکو ہلائین کبتک

موت آجائے مدینے جو نہین جاسکتے
صدمے اس فرد جدائی کے اوٹھائین کبتک

جتنے پیاسے ہین وہ سب چاہ کرینگے اسکی
پانی کوثر کا ہمین شاہ پلائین کبتک

جلد داخل ہو مدینے مین پڑا ای دل
شل آثم کے یہ ہم صدمے اوٹھائین کبتک

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ دوا ملے دل
ہر دم یہی ہی ای مرے خالق دعائے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجرائے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار مین
موجود میرے پاس نہین کچھ سوائے دل

اس دہر مین تو چین یہ پائے کا اب نہین
دنیا نئی اک اور ہو یارب برائے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نہ کیونکر اوٹھائے دل

یہ بات ہی جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پائے دل

یارب یہ التجا ہی کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح بدن سے مٹائے دل

ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہو تو کسلیے ہمسر خطائے دل

یارب یہی ہی ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آئے دل

بوے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندھ جائیگی جو دہر مین آثم کے ہوائے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی ہی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہی احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ کوچے مین مدینے کے پھرون
شومی بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہے الٰہی کہ مدینے پونچون
مین گنہگار بھی جا کر بنون مہمان رسول

عشق صادق ہی اگر تیرا تو کر وہ تدبیر
نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم
حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولائے احمد مرسل
کسی صورت دکھا دے جلد جائے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے
کہ عالم کل ہوا پیدا برائے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست تے ہی نیز
فزون ہی عرش اعلیٰ سے بھی جائے احمد مرسل

شب معراج اکدم مین زمین سے آسمان پہونچے
ملا یہ مرتبہ کس کو سوائے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھو نمین کہ ہر دم نور برستا ہی
بجائے توتیا ہی خاک پائے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی اونکی مناسب ہی
ہین سارے باعمل عالم بجائے احمد مرسل

خدا و مصطفے مین راز کی باتین ہزارون تھین
کسی پر کیا ہوا افشا ماجرائے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتو نمین بہم ہر سو
زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوہ سے
مثال مہر پھیلی ہی ضیائے احمد مرسل

تو آثم صدق دلسے کہہ محبت آل اطہر کی
بھری ہی جو ترے دلمین ولائے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہی اب ہر دم خیال سرور عالم
الٰہی جلد دکھلا دے جمال سرور عالم

کیے صدہا ہی عالم مین یون تو خلق خالق نے
کیا پیدا نہ کوئی بھی مثال سرور عالم

کہان پہونچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی
ذرا تو غور سے دیکھو کمال سرور عالم

مری امت بہت عاصی ہی اسکو بخشدے یا رب
خدا سے تھا یہی ہر دم سوال سرور عالم

ہوے روح الامین گہوارہ جنبان کسکے ای آتش
شرف رکھتی ہی نبیون پر بھی آل سرور عالم

پہلے ہی داور بعد ہین سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہین کمتر سب سے ہین بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کریم خسرو اعظم نور مجسم فخر دو عالم
حامی ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

غم ہجران ہی فخر زمان ہی صاحب شان ہی تاج شہان ہی
کل کی جان ہی میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلی کعبۂ دنیا قبلۂ عقبی
مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ شریعت مہر طریقت لو حقیقت ابر رحمت
حامی امت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ نہ ڈھونڈھے نور خدا ہو
دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوے اطہر سنبل خوشتر موی معنبر غیرت عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظم جمالی نعت کمالی نقص سے خالی
مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لولی لالا گوہر والا ماہ تجلی مہر مجلی
آپ کا رتبہ سب سے ہی بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم شیفتہ کا ہو ثنا خواں ہی لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم دل سے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھوں یارب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں بسی ہے بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان میں سنبل ریحان اور گل تر کو دیتے ہیں خجلت
گیسوے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا دل سے خجل ہے مشک کا دل بھی خون ہوا ہے
کیا ہیں معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا میں خلق و کرم میں مثل نہیں شاہی کا کوئی
بھاتی ہے رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنا ہیں سرمہ بینش
پائیں جو خاکِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہیں تعظیم اوسکی ملائک رہتے وہاں ہیں سب اوسکے نیز
کعبہ ہے اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا ہے آنکھیں روشن ہمنے نہ دیکھیں اوسکی نگاہ ہے
جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں کیا دکھلائیگا گرمی مہر قیامت اس آثم کو
ہوں میں فدا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

میں ناچیز کیا وصف تیرا کروں
ہے تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجھسے حاصل ہے کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبوں پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو اسدم علیک السلام

در فیض پر آپ کے اے رسول | رہے سر مرا خم علیک السلام

تمنائے آتش یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پرنور مرا تن ہر دم | پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم
وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی رہون | میرا دیوان بھی رضوان ہو گلشن ہر دم
ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو | چبھتی رہتی ہی مرے دلمین سوزن ہر دم
نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب | میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم
یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے | ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم
بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دیز | رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم
بلبل زار گل روے محمد ہو نمین | کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم
نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون | خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم
خوف تاریکی مرقد کا ہو آتش مجھے کیا | مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے آہ کرتے ہین | اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین
ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم | ہم اپنے درد کا انکو گواہ کرتے ہین

ثنائے شاہ سر بزم جب مین کرتا ہون
جو ذی شعور ہین وہ واہ واہ کرتے ہین

ذرا وہ نقش کف پائے شاہ تو دیکھین
ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہین

خیال چہرۂ رنگین جو دل مین آتا ہی
تو اوسپہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہین

ازل سے ہو نہین فدا شہ پہ لوگ کہین پس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہین

کہین حضور بھی ارشاد یہ کرین آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہین

الفت لبہائے شہ فضل خدا سے کم نہین
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہین

کس نبی کی شان مین لولاک نازل ہی بھلا
کون وہ ہی جو جناب مصطفی سے کم نہین

پیستی ہی نقطۂ دل کو مرے دانے کی مثل
میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہین

کیون پہونچتے ہی مدینے مین نہ مستغنی ہون ہم
خاک طیبہ کی ہمین کچھ کیمیا سے کم نہین

زلف کا سودا ہی جتنا اوسقدر ہی جب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحی سے کم نہین

دلمین رہتی ہی مرے ہر دم تمنا حضور
لو ہوائے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہین

لیکے جاتے ہین ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفے صل علی سے کم نہین

کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہین

مثل نقش پائے شہ ہی مہر اس سے ہی خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہین

یہ کیجیے وہ کام آثم جسمین راضی ہون نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہین

محشر مین الٰہی مین گنہگار نہ اٹھون
گٹھری لیے عصیان کی گرانبار نہ اٹھون

محشر مین گناہون سے نہو مجہپہ تباہی
صدقے سے نبی کے مین نگونسار نہ اٹھون

ہو مجہپہ ترا فضل و کرم ای مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطاوار نہ اٹھون

پرسش کے لیے حشر مین جب ہی طلب ہو
ای خالق اکبر مین سیہ کار نہ اٹھون

آثم ہون قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھون

ہر وقت جب تصور رالاتقنطو کرین
بخشش کی روز حشر نکیون آرزو کرین

پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کرین
پھر مصطفیٰ کی مدحت دندان ورد کرین

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی زلف کے
یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کرین

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کرین

زوار ہر طرف کے مدینے کو جاتے ہین
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیون چارسو کرین

مشہور ہون جہان مین داصف نبی کا ہم
کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کرین

آثم جو حق نعت ہی ہمسے ادا نہو
برسون اگرچہ فکر کرین جستجو کرین

خفت ہو روزِ حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پونہچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آبِ دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب ہو اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہو گئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہی کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا موقع
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اونسے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گھٹا کا لطف مجھے دودِ آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر دو روزہ کسیطرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہد ان لا الٰہ مین

ہی التجا یہ درگہِ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفوِ قصور مین

مین نقش پائے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان ہین نور مین

روشن نہو گا صاحبِ نخوت کا نام تک
ٹھیریگا کب چراغ ہوائے غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفےٰ
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو دون
پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک

غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

آثم کی آرزو ہی کہ ہو جائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین

ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یاد رسالت مآب مین

ضد کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین

کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین

منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند مین نہ سوال جواب مین

پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین

محبوب رب عزّ و جل تم ہو یا نبی
افضل نکیون ہو سب سے خدا کی جناب مین

دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہین
ہین غم مین وہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین

بیڑا ہو پار صدقہ احمد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین

دشمن جو تھا نبی کا ابو جہل اسلیے
رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

آثم کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا ابر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین　　مفت لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین　　پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اخترِ بخت اوسکا روشن ہی　　جسکو جلوہ نبی دکھاتے ہین

ہاتھ ہی آپ کے مری عزت　　نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

شور کرتے تھے سب ملائک یون　　آج افلاک پر وہ آتے ہین

جنکے صدقے مین فرش خاکی پر　　ق　　قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہی آپ سے سرور　　آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی　　داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یارِ رسول ہین مقبول　　راہ نیکی کے وہ بتاتے ہین

گیسوؤنکا نبی کے کیا ہو بیان　　سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو　　بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدائے مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین　　ہم اپنا خانۂ برباد یون آباد کرتے ہین

مدد بہر محمد کر ہماری اسگھڑی یا رب　　گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پر ہی بھروسا ہین اوسیکے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد دفتر عالم مین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھو نپے جسپر صاد کرتے ہین

سوائے کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا معنی
یہان پہ عجز آکر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آثم نکیونکر بے پر و فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین مین کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی یہ کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر اک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آثم محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب یہ اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجکو گنہگار خدا کہتے ہین

تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی ق
رنج کیا اسکا اگر تجکو برا کہتے ہین

ہون در دولت سردار دو عالم پہ فدا
شکر صد شکر جو سب مجکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہین ہم گاہے
دونون کو شاہ کا نقشِ کفِ پا کہتے ہین

اسلیے مین نے تخلص بھی رکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہین گنہگار بجا کہتے ہین

لکھا جب شعر کوئی وصفِ ابروے پیمبر مین
تو محراب حرم ٹھیری نہ پھر اوس کے برابر مین

مدد کرتا نہ جو جلوہ رخِ پر نور حضرت کا
تو پھر ہرگز نہوتی یہ ضیا ماہِ منور مین

نظر داغِ فراقِ شاہ مین آتی ہی جو گرمی
کہان تیزی ہی وہ اے مومنو خورشیدِ خاور مین

منور جسقدر دندان سردارِ دو عالم تھے
نظر آئی چمک اوتنی نہ ہمکو آبِ گوہر مین

غلام بیدرم ہو نمین ترے محبوبِ یازِ رب
اونھین کا واسطہ مجکو خجل کرنا نہ محشر مین

ہزارون مین گنہ کرتا رہا دنیا مین اے سرور
نہو حرفِ بدی وان پر مرے عملو کے دفتر مین

تمنا ہی مدینے مین بلا لو مجکو اے سرور
بھرا رہتا ہی ان روزون یہی سودا مرے سر مین

کرین کیونکر نہ میری آبرو جن و ملک سارے
رہون آثم جو مین ہر دم خیالِ مدحِ سرور مین

بھرے ہین گہر لاکھون درجِ دہن مین
نکلتی ہی اک بات میرے سخن مین

خدا اونہی سے جو ڈرتا رہے گا
نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن مین

سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو
جو دیوانے پھرتے ہین طیبہ کے بن مین

جو بالون مین آتی تھی خوشبو نبیؐ کے | نہ عنبر مین تھی وہ نہ مشک ختن مین

مدینے مین بلوائیے جلد مجکو | یہان مبتلا ہون مین رنج و محن مین

بلا لو مدینے مین اسکو خدارا
پریشان ہی آثم نہایت وطن مین

محبت مین نبیؐ کے ہم دل و جان خاک کرتے ہین | جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی رویا مین | ہمیشہ انتظار ای صاحب لولاک کرتے ہین

مین کیا ہون کرسکون جو وصف تیرا ای شہ والا | تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین

بہا لائیگی اکدن اپنے جانب کشتی مقصد | ابھی تو رو کے ہم دامان دلکو پاک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون آثم
عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہین

لائق نعت نبیؐ مجکو سخن ملتا نہین | جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہین

درمیان موے زلف پرشکن ملتا نہین | دل ہوا جیسے گرفتار رسن ملتا نہین

طائر جان قید تن مین ہی مدینے جائے کیا | بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہین

کس سے مین تشبیہ دون عنبر مین خوشبو کہان | گیسوؤن سے نافہ مشک ختن ملتا نہین

ایک وہ رہتے ہین وان آٹھون پہر مین ایک ہم | دیکھنے کو بھی ہمین طیبہ کا بن ملتا نہین

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین ۔ کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن تلتا نہین

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہو گی نصیب ۔ کینے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانکے ہوے ۔ مین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحت ہو حصول ۔ دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون ۔ رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھون سے لگاتا چومتا مین بار بار ۔ پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین ۔ تو چشم دل سے فوراً قدرت رب دیکھ لیتے ہین

فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ ۔ نبی کے عشق مین جسکو مودب دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ سونے سے سمجھے ۔ بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بد طینت رہے کیا بزم عالی مین ۔ محمد ہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین ۔ محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب مرتب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہون مین شیدا ہون محمد پہ فدا ہون
دیدار کا مشتاق ہون لیدد کھادو
اللہ و محمد سے رکھون کام نہ کیونکر
تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑادو

عاجز ہون گنہگار ہون خاک کف پا ہون
بیمار ہون ناچار ہون مفلس ہون گدا ہون
طاعت کے لیے وزازل مین تو بنا ہون
قیدی ہون گرفتار ہون محبوس بلا ہون

کل اہل سخن پر مجھے آثم نہو کیون فوق
محبوب خداوند کا مین مدح سرا ہون

جب ثنائے شہ ابرار سنا دیتے ہین
کھینچ لیتے ہین تصور مین شبیہ حضرت
کب ہی اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
جیسے ہی اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
دراحمد کی یہ توقیر تو ہی قابل دید
حق یہ ہی شربت دیدار پلا کر اپنا
اس عنایت پہ مین حضرت کی ہون جانسے نثار
شہ کے بالون کو بھلا مشک سے نسبت کیا دون

مرحبا کی ہمین عشاق صدا دیتے ہین
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہین
سیکڑون مردے غلام اونکے جلا دیتے ہین
چاند سورج کو نگاہون سے گرا دیتے ہین
کہ فرشتے بھی یہان سر کو جھکا دیتے ہین
تشنہ کامون کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہین
بات میری جو بگڑتی ہی بنا دیتے ہین
جب وہ کھلتے ہین تو عالم کو بسا دیتے ہین

نعت کرتا ہی رقم شاہ کی جسدم آثم
یہ صدا آتی ہی ہم تجکو صلا دیتے ہین

رویا میں جلوۂ رخ پر نور دیدہ ہون
میں بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف میں ہی نبی کا دھیان
محبوب میرے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

فرقت نے کر دیا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جاؤن میں مدینے کو آفت رسیدہ ہون

بجاے ہلال عید مجھے دیکھیں کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے میں بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر میں یون تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت میں ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصہ محشر کرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجاے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آ کر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے کرنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہر دم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کے لیے وہ مال اونکا
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آثم
حضرت ہوش کو وہ کہہ کے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین
عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین

باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی
دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین

اہی پردہ پوش خلق ہمارا ہے خیال
شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین

ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے
حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین

تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل
دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین

ہم پر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے رب
شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین

مختار ہین وہ شربت دیدار دین ندین
ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین

خود ہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا
انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین

صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال
فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین

رتبہ بڑھائین یا نہ بڑھائین بلا سے وہ
شاکی ہون کسکے خالق اکبر سے کیا کہین

ساقی جو چاہے تو ہمین دے بادہ طہور
محروم جو وہ رکھے تو ساغر سے کیا کہین

چاہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین
ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین

مداح شاہ دین ہین ابھی ہی برا بنا خم
آثم نہ داد دے تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین
سب مدح خوان یہان ہین مجھ مدح خوان کے ہین

یارب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے سنکے نکیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے سے شاہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر یہی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دو دن کے واسطے
جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہونچون مدینے مین
تو شاخ نخل گلزار مدینہ پر نشیمن ہو

مین کشتِ طبع مین بوتا ہون تخم وصف روضہ کو
سخن میرا عجب کیا جلوۂ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھے اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن وہ روے روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب نہ گلشن ہو

خدا سے بخشوا لینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روز محشر ہاتھ میرا اونکا دامن ہو

کرون کیا شاعری نعت محمد مین مرا جب ہی
غزل ہو عاشقانہ اور بیٹھا صاحب فن ہو

رہے ہے جب بیقراری صدمہ ہجر محمد سے
نہ پھر دم کسطرح آثم زبان پر میرے شیون ہو

آئی ہی مدحت گیسوے دہن مین خوشبو
کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن مین خوشبو

نکہت گیسوِ احمد سے کسے نسبت دون
یہ نہ عنبر مین ہی نہ مشک ختن مین خوشبو

آپکے موے معنبر مین جو ہی بو لطیف
ہی وہ سنبل مین نہ گل مین نہ چمن مین خوشبو

جا کے طیبہ مین اگر میری قضا آئیگی
یاسمن کی صفت آئیگی کفن مین خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی ای آثم
گل کے مانند جو آتی ہی سخن مین خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو
دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر مین ہو یہ ہماری آبرو
شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو

سوے محشر قبر سے اوٹھ اوٹھکے جب جانے لگین
یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے
اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو

جب لواے حمد ہو یارب علم میدان میں
ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو

نسل آثم ہی ہماری بھی یہی دم دعا
حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو
سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو

پونہچاوے مدینے مین کسیطرح الٰہی
جز تیرے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو

وصف دُرِ دندانِ محمد ہو جو تحریر
تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو

جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد
گو وصف مین ہی حور و ملک جن و بشر ہو

جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے
وہ کونسا دن ہو کہ ہمارا بہی سفر ہو

کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ و شاہ کی تعریف
ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو

ہوجاؤن مین محو ایسا محبت مین نبی کے
دنیا مین کسی چیز کی مجکو نہ خبر ہو

کونین کی شاہی مجھے ہوجائیگی حاصل
جب روضۂ شاہ دوسرا پیش نظر ہو

آثم کا بہی دہو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ طیار جو اے دیدۂ تر ہو

میرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجکو
کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجکو

مصحف روے محمد کی ہی الفت مجکو
فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجکو

ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب
ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجکو

تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا
ہی الٰہی خطر روز قیامت مجکو

یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پرفتنہ کا
حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجکو

اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری
بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو

سرمرا اور مدینے کی زمین ہو اللہ
شہ کے کوچے مین ہون ہی ہی جنت مجکو

مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت
بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو

مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا
دن قیامت کے چھپائے رہے رحمت مجکو

مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علے
حق نے بخشا ہی نیا ذوقِ طبیعت مجکو

غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہون نہال
دے رہیگا کبھی پھل نخلِ محبت مجکو

سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر
حشر مین کثرت عصیان نے ہی دہشت مجکو

دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا
جانے دکھلائیگی کیا شومے قسمت مجکو

شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب
ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو

بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی
دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو

بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے
کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ثنای خط و خال مہوشان سے فائدہ کیا ہی
کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پر جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

الٰہی یہ تمنا ہو نہ دم بھر سر کبھی سرکے
خمیدہ آستانِ شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون آ کر
میسر جو پئے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنو روئے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے قند مکرر ہو تو ایسا ہو

مین امت مین بھی ہون شیدا بھی ہون احمد کا آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اللہ والونکو
لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین جانونکو مالونکو

خدا سے بخشوا لینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہمسے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہی میری سنبل سے اگر تشبیہ دون اونکو
شرف ہی نافۂ تاتار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجکو پونہچا دے گناہون نے سیہ کر دے
خدا مقبول کر لے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ چہرے کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوۂ خم مین ہلالونکو

ذرا ای توسن ہجر محمد رحم کر ہمپر
برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہی پامالونکو

بنی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمۂ گردون
تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
وہان سے متصل رہجائے جب وہ روضۂ اقدس

بھلا تشبیہ دون کیا اوس سے مین لب سفت جا لونکو
اگر ہجر محمد مین نرو کون اپنے نالونکو
کرون سجدے نہ مین کیونکر بچھا کر مرگ چھالونکو
خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت رائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمہارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمھین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
تمھارے حکم مین عالم ہی سارا
مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا
جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو
نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
در غلطان کا ہو جائے یقین صاف
قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
اگر جلوہ نظر آجائے شہ کا

تمھین سردار عالم بے گمان ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو
تمھین واللہ شاہ انس و جان ہو
پے مدح نبی حق کی زبان ہو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو
جو مجپر لطف شہ کا بیکران ہو
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو
مرا مدفن خداوندا وہان ہو
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گناہوں سے ہوں نادم مشغل آثم
خطا میں بخش یا رب مہرباں ہو

یاد دندان میں ذرا چشم کو تر ہونے دو — آنسوؤں کو مرے اب رشک گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے میں بلائینگے حضور — آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا — عشق احمد کا مرے دل میں تو گھر ہونے دو

مومنو گردش قسمت سے رہا میں پھرتا — اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو

عشق احمد میں جو گھر چھوڑوں تو منع نہ تم — مومنو نفع ہو یا اس میں ضرر ہونے دو

ہونے دو عشق محمد میں مری جان فدا — حامل ابلیس پر اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشاں ہے وہ فرقت میں مگر کچھ نہیں غم
حال آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو — بے نور روئے شہ نے کیا آفتاب کو

شیدائے مصطفے ہوں مرا شغل نعت ہے — کچھ جانتا نہیں میں عذاب و ثواب کو

رونے سے تنگ آکے دعا مانگتا ہوں یہ — اب دیکھوں خواب میں بھی چشم پر آب کو

اس مے کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار — زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد میں جا کر نہ کس طرح — عشق نبی میں کھوئے جو اپنے شباب کو

اللہ ری شان شاہ تو جائین خدا کے پاس
تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو سے ملے
بہ جائے پانی ہو کے یقین ہی وہ کان سے
عاشق رسول حق کے نکیرین ہم تو ہین

تاب آگے بڑھنے کی نہ رہے ہم رکاب کو
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو
پارہ بھی دیکھ لے جو مرے اضطراب کو
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آتش کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلائیے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یادشہ کے روے رخشانکو
رہے صبح و مساء نعت نبی کا مشغلہ یا رب
تمھارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
رہے قسمت سمجھتا ہون او سے معبود مین اپنا
گہر ہی ایک آنسو دانت ہین انار دان کے
بھلاتا ہون نہ خط و خال سرور کو کبھی دل سے
ہدایت کی دیا ایمان راہ راست تبلائی
کہان یہ منہ کہ جو رو سے محمد کے مقابل ہو

شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو
نہ دے تو دخل ہر گز دلمین نفس و شیطانکو
کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو
کف پا سے نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھ بڑھ کے یہ مجھسے
کوئی نسبت نہین کوئی نبی سے باغ رضوانکو

دعاے آثم دل خستہ ہی ہر دم یہی یا رب
طفیل پنجتن مقبول کر تو میرے دیوانکو

مجھے سونگھا دے تو اوس گلعذار کی خوشبو
صبا بدن مین ہی جسکے بہار کی خوشبو

مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران
خوش آئے کیا مجھے او جڑے دیار کی خوشبو

جہانمین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے
مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو

ثنائے گیسوئے سرور بھلا کرون کیونکر
خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو

لکھا جو وصف گل روئے مصطفے مین نے
تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو

گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین
تو آئے کیون ہمین خوش گل کے ہار کی خوشبو

حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے
پسند حق ہو دل داغدار کی خوشبو

کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ ای رضوان
جہانمین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو

مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت
وہان ہی پھیلی ردائے مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان دعا ہی آثم کی
سونگھا نا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکائے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو
حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہاے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاؤنگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آئے نہ پاس اوس ہی مونتو تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہوگئی
کیون خوشی حاصل نہو فرزند ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہی
تول لے جو چاہیے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش سے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونو کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوہ رُوے نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نکیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوے رسول الله
نہ کیون اشعار سے پیدا ہو خوشبوے رسول الله

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول الله

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یارب
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول الله

قسم حوران جنت اوسکے چہرے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روے رسول الله

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول الله

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول الله

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول الله

وہ ہین بے مثل آثم وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خوے رسول اللہ

مدت سے مرے دلمین ہی ارمان مدینہ
اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ

اس رتبے کو پونہچے نہ کبھی عرش معلے
اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ

یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین
جنت سے زیادہ ہی گلستان مدینہ

وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو بیاد
پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ

کیون کرتے نہ سب شاہ غلامی محمد
مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ

ہر وقت طواف در اقدس ہون کرتا
ہوتا رہون ای چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آثم
رہتا ہون مین دن رات ثناخوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ
ہو تمھین مصطفے رسول اللہ

حق کی درگاہ مین شفاعت کی
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اولیا انبیا جہان تک ہین
اونکے ہین پیشوا رسول اللہ

ہی تمنا پڑھون ہمیشہ درود
تیرے روضے پہ جا رسول اللہ

اوسکو اللہ نے عزیز کیا
جسکے لب پر رہا رسول اللہ

نہوں شرمندہ جاؤں میں جبدم — روبروے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت میں — حق سے ہے یہ دعا رسول اللہ

مدح خوان آپکے رہے ہردم — جتنے تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو — میں بھی ہوں اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤں جو آپکے درکی — ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سنکے نام نبی — کہیں صلِ علے رسول اللہ

لینگے آثم بچا ثنا خوان کو — ہیں حبیب خدا رسول اللہ

ہردم دعا یہی ہے مری التجا کے ساتھ — محشر کیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے — اے طبع رکھ ادب بھی تو وصف وثنا کے ساتھ

کعبے سے سوے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی — لبیک کہتے جائینگے صل علے کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہے یہ آرزو — آؤں جناب شافع روز جزا کے ساتھ

آنکھیں دکھائیگا مجھے خورشید حشر کیا — شمس الضحیٰ کے ساتھ ہوں بدر الدجیٰ کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوے سوار — تھے جبرئیل راہ میں خیر الوریٰ کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام — اللہ کا تھا لطف بہت مصطفیٰ کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضامندی نبی
تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ
یارب وہ دن بھی آئے کہ جاؤں مدینے کو
میں زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آتش گنہگار ہے اللہ بخشدے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپکی رحمت ہمیں قلزم سے زیادہ
ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ
ذی رتبہ زمانے میں ہوئے گرچہ نبی سب
پر پیش خدا کوئی نہیں تم سے زیادہ
شاہی کا مزا پاؤں جو مسکن ہو مدینہ
ہے خاک وہاں کی مجھے قاقم سے زیادہ
کثرت سے کیے جاؤں نکیوں وصف محمد
موجیں مجھے مضمونکی ہیں قلزم سے زیادہ
کیوں آنکھیں بہا دیں نہ گنہ گیر کر اینے
ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ
انروزہ ن ہے گلزار مدینہ کا تصور
دل چاک ہے غنچوں کے تبسم سے زیادہ
جو نان جویں کھاکے کرے شکر وہ ہے خوب
دانا کے لیے جو بھی ہیں گندم سے زیادہ

آتش میں ثنا خوان محمد ہوں ازل سے
ہو کسکا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہوں محمد کا توشید لے مدینہ
کسطرح مرے دل میں نہو جاے مدینہ
یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمین پر
دیکھوں تو کسی طرح تجلاے مدینہ

محروم ہون مین اور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دلمین تمناے مدینہ

پھر تو در اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اللہ ان آنکھون سے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجکو ہی صحراے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سوداے مدینہ

اوس جاے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطور سے ہمتاے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین مین
وہ کون ہی جسکو نہین پرواے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلاے مدینہ

آثم تو دل و جان سے ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمین تولاے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین شاہا آپ کے اعجاز کی
آپ پر خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مدح گل روے نبی کرتی ہی مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی نظر غماز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھتین چھپا کر دلمین وہ
حورین جو ہوتین نہ بھوکی ناز کے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر جہان مین امتیاز
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہی
کیا عجب سیکھے روش کو بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلا لو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری ای شہ دین تھوڑیسی
کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑیسی

آستان بوس کی خواہش رہی گردون کو مدام
پر نہ اکروز گھسی اوسنے جبین تھوڑیسی

جس روش چاہیے چلے طبع روان پل جانی
واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑیسی

جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین یہ خادم
اسکو دیجائے زمین اتنو نہین تھوڑیسی

کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہردم
بادۂ عشق کی لذت تو نہین تھوڑیسی

مردم چشم یہی مانگتے رہتے ہین دعا
خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑیسی

شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر گاہے
نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑیسی

ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا
جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑیسی

یارب اوسدم بھی پکڑ شاہ کا دم یہ آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑیسی

محبوب سے اللہ کا اور تو نہین ہی
اس شان کا عالم مین ہمسر تو نہین ہی

اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دو پارہ
انگشت نبی تیغ دو پیکر تو نہین ہی

اوس در کی گدائی سے فقط نام ہین شاہ
کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ ہولوٹ نہ کیونکر
قامت سے یہ طوبی کہنین ہکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت
اس جام مین کچھ بادۂ اطہر تو نہین ہی

نازل رہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم
کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین مے الفت نہ بھرے کیون
اس می کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ
جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانہ گیسوے محمد ہی تو آثم
سودا اسے ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی
ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسوے سرور بیان کرین
کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروے حضرت ہی مومنو
سجدہ نکیون ادا ہو کہ جاے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق
ہی آئینہ نیا عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو
عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی

جتنے ہزار ون نفس اوٹھا تا ہی روز و شب
افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا
محمود ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی ہے عشق خدا ہو نگیو ان حصول
سنتے ہین مرد بان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ مجکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل مین بھی سوز و گداز ہی

مداح ہے حبیب خدا کا مین ہی مرا
اس وجہ شاعرون مین مجھے امتیاز ہی

آتم کمر کو باندھو مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث یہ تمہین حرص و آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہی مری بساط مین بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج مین یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہین کچھ ہمین شک نہین
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص و عام ہی

آگاہ کرتے کیون نہ شریعت سے شاہ دین
حق کے رسول ہین وہی اونکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ مین کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمین عزیز
یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہین وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آتم ہمارا کام یہی صبح و شام ہی

کہتا ہون نعت مین کرم ذوالجلال ہی / روشن ہی نام بدر سا حاصل کمال ہی

بھرتا ہی خامہ چوکڑی میدانِ نعت مین / شرمندہ اسکی چال کے آگے غزال ہی

یہ آرزو ہی بادۂ حب نبی ملے / ہر دم اسی شراب کا مجکو خیال ہی

بجلی ادوھر گراتی ہی جاتی ہی جسطرف / شمشیر مصطفےٰ کی نئی چال ڈھال ہی

دلمین خدا ہی اور زبان پر ہی نام شہ / منکر نکیر کا یہ جوابِ سوال ہی

نبی رتبہ یون تو سارے رُسل ہین جہان مین / پر حق یہ ہی حبیب خدا بے مثال ہی

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذاتِ شاہ سے / رخسار شہ قمر ہی تو ابرو ہلال ہی

کیسون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین / روشن جہان مین شاہ کا مہرِ جمال ہی

ہی کثرتِ گناہ عرق مین ہین غرق ہم / دہشت بڑھی ہوئی ہی ہمین انفعال ہی

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک / سرمہ ہماری آنکھون مین گردِ ملال ہی

ثمرہ دیا ہی یہ چمن نعت نے ہمین / مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہی

آثم کو ہی نہ عشق حبیبِ خدا فقط / اوسکا بھی ہی غلام جو احمد کی آل ہی

بےزبانی کے سبب نطق ہی رسوائی ہوئی / فیض نعتِ شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ کرینگے کیا مرا آکر علاج / ختم اے سرور ترے لب پر مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب
دونون عالم مین اونھین پر ختم یکتائی ہوئی

آب رحمت تو روان ہر سو ہی عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہو مرجھائی ہوئی

کیا ہی عصیان کی شکایت رحم کی ہی آرزو
یہ بلا سر ہی ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائے گا جو تیرا کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائر و لائق وہان کے جو نسبجھو پھپکنا
دشت مین طیبہ کے میری لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب ہین مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین
مین وہ ہون دم بھر نہ حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہو روان دریائے غم
ہی مرے دل پر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہی یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر بیٹھے ہو بیفکر کیون
جان لو یہ تم کہ سر پر ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھے گا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جسنے تو اوس سے خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو اے آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنون زخمی ہو دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے لحمی اور دمی
پھر نکیون الفت ہو مجکو شبر و شبیر سے

وصف جسد نے گل بوئے محمد کے کیے
گل ہوئے سارے خجل رنگینی تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیداری مین جلوہ دیکھلون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر رہ عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا پختگی قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوئے گمراہ ہو
در حقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوئے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہو گیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھادین تو یہ دل ٹھیرے مرا
طفل کے مانند اسے تسکین ہو حاصل شیر سے

امت مرحومہ سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی در گذر اسکی تو ہر تقصیر سے

وعدوان وسلے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمنا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمائیے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشہ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

کبھی نذر گردن شکر پروردگار
کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے مین مجھکو بلا لیجیے
نہین اب گذارا حیات النبی

برای خدا مجھپہ کیجے کرم
ہون خادم تمہارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہانمین فقط
تمہارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جائینگے
بہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جائینگے

عشق احمد جو رہے گا جوش پر ای مومنو
تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جائینگے

تشنگی حشر سے کیا خوف ہی روز جزا
آب کوثر شافع محشر پلاتے جائینگے

ہم خیال جلوہ روی نبی سے مرتے دم
بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جائینگے

فرقت سرور مین رو رو کر جو دینگے جان ہم
تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جائینگے

حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو
تو نبی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جائینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ابروِ شہ کا رہے گا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جائینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے
بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے یہ کرے فخر کا دعوی وہ بشر | آبرو پائے جو داتون کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے | موت آجائے مجھے کاش قضا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد مین ہین طیبہ کیطرف | اوڑ کے جا پونہچین گے ہم بادِ صبا سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر | کوئی جا سکتا نہین آلِ عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشق محمد کا حصول | رکھے الفت وہ بشر آلِ عبا سے پہلے

مدح حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند | عفو ہون پھر تو گنہ روز جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان | تو کیا خلق اونھین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلاوین اگر خواب مین دیدار مجھے | پھر تو حاصل ہو شفا وقتِ شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان دعوے | مشق وہ کر لے فراطبع رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے جو جان ہو دوزخ سے نجات | ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشکِ مسیحا یہ نہین آپ سے دور | کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے آثم
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

مین درفشان ہون نکیون شاہِ بحر و بر کے لیے | ملا ہے مال یہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے ہین گوہر | صدف کا حکم بھی جاری ہے چشمِ تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہاں سے دیکھیں نہ کیوں
نہیں حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہی سارے رسولوں کو حکم پیش جناب
جو روبروے ذُکا حکم ہی قمر کے لیے

کروں میں سجدۂ طاعت ادا وہاں جاکر
زمین مدینے کی یارب ہی میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج میں براق حضور
رکاب تھام کے بوسے لے دھرا ودھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمدؐ کی
قسم خدا کی یہ واجب ہی ہر بشر کے لیے

میں جانتا نہیں شاہی مدینے کی یارب
زمین ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہیں سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم میں سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھوں جلوۂ حضرت
دعائیں مانگتا رہتا ہوں اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یارب
یہی بہت ہی عطا مجھسے مشت پر کے لیے

سوار موت ہی سر پر اوٹھو اب لے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور میں نور ہی یوں آپکی تنویر سے
جیسے ذرّوں میں چمک ہی مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہیں دم وصفِ نبی تقریر سے
ہوتی ہی سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پونہچوں مدینے میں کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشنِ تقدیر سے

بند آنکھیں ہوگئیں موسیٰ کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا شاہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون کٹتے ہین عدو
ہوتی ہی خالی نہین کلک زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون مین
والضحیٰ کی شان ملتی ہی مری تفسیر سے

عاشق احمد کی تربت پر نکیون میلا رہے
جب نہو خاک لحد کم سرمۂ تسخیر سے

الفت گیسوے شہ نے جب سے دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہو گی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرا سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی ملکر شیر سے

واہ رے عشق نبی روشن شب ہجران ہوگئی
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی آہ گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب یون رہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہو نہین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہمین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین کھلا
جب محبت مصطفےٰ کی بڑھکے ہو اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہی بڑھکر خلد کی جاگیر سے

مین سگ درگاہ حضرت ہون یہی آثم فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع قطمیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہی اشرفی سے بھی سوا	کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہی آثم کیا کریگا پیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوۂ دیدار دکھانے والے	داغ حسرت کا مرے دل سے مٹانے والے
اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن	کعبے سے سوئے مدینہ مین جو جانے والے
آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو	زیر پاشنہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے
چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا	گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے
ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم	آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے
ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین	آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے
شربت دید سے فرمایئے مجکو سیراب	تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوئے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہی یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے	ای سامعین سنو اسے تم دل کے گوش سے
ہم بادۂ محبت احمد سے مست ہین	کیا محتسب ہی کام ہمین می فروش سے
مداح مصطفیٰ ہون ملائک اوٹھائینگے	لاشہ اوتار دینگے جو اجاب دوش سے

عشق نبی مین مجکو نہین ایک جا قرار
جاسے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے

پینے کو آبِ اشک ہی کھانے کو لخت دل
ہجز نبی مین کام نہین نائ و نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے
ڈرنے کے وہ نہین تپش آفتاب سے

پردہ ہٹے جو زلف کا روے جناب سے
جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے

یہ داغ عشقِ پنجتن و چار یار کا
عالم مین کم نہین ہی ذرا آفتاب سے

گل سے کہین سوا ہی بہارِ رخ حضور
بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے

یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تھی
آنکھو نکو اپنی ملتے تھے قدسی کاب سے

ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ
ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے

کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسینؑ
نسبت ہو نقش پا کو نہ جب آفتاب سے

دیدار شاہ خواب ہی مین ہو مجھے نصیب
چھوٹون الٰہی جلد کہین اضطراب سے

وہ رند ہین کہ بادۂ الفت سے مست ہین
زاہد غرض نہین ہی ہمین کچھ شراب سے

ہشیار گو ہین پر ہمین غفلت ہی رات دن
بد تر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے

جو شی ہی اس جہان کی فانی ہی لا کلام
دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گیا نہ سوے مدینہ تو کسلیے
پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہل بیت رسالت مآب کے
یارب نجات ہو ہمین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہو گی پس فنا
الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون
گھبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز
آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی
جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ
وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر
یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت
کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپ کے تنویر
یہ نور شہا نیّر رخشاور مین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت
جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوش
یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اللہ تک ای شاہ ثنا خوان ہی تمھارا
ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم
کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی / ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی

ہوئی حاصل فضیلت امتون پر / ہمین وہ دولت ایمان عطا کی

وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور / میسر خاک ہو جو کفش پا کی

ہی کون اونکے سوا محبوب حق کا / فزون ہی سب سے عزت مصطفا کی

گناہون پر رہا راغب تو اے دل / خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی

خیال آتے ہی لب کے جان آئی / لب جان بخش ہی آیت شفا کی

عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین / نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی

خدا قرآن مین جب مدح فرمائے / بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی

خطائین ہین جو کثرت سے ہماری / تو رحمت بھی نہین ہی کم خدا کی

مدینے مین نہ آثم کو بلایا / نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہی / خدایا دوسرا تجسا کہان ہی

لکھون کسطرح مین تعریف تیری / زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی

بزرگی ہو محمد کی بیان کیا / شرف قرآن سے جنکا عیان ہی

ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز / محمد بادشاہ انس و جان ہی

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف　　جگر مین داغ جب شہ کا نہان ہی
گدائی ہو میسر اوسکی مجکو　　کہ جس در کا گدا سارا جہان ہی
بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد　　کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہی
تڑپتا ہی دل بیتاب میرا　　لبون پر ہر گھڑی آہ و فغان ہی
ق
خدا کے واسطے صورت دکھادو　　کہ طاقت طاق ہی رخصت توان ہی
وہی ذرہ بنا ہی گوشہ کا　　خدا جسپر نہایت مہربان ہی

مدینے مین اسے بلوائیے آپ
یہ آثم ہجر مین اب نیمجان ہی

حبیب حق محمد مصطفے ہی　　مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی
کرو ای مومنو خوف خدا تم　　کہ سر پر بے گمان روز جزا ہی
بھلا رتبے مین اونکے شک رہے کیا　　کہ جنکے حکم مین ارض و سما ہی
مجھے کیا گرمیِ محشر کا ہی ڈر　　میسر دامنِ آلِ عبا ہی
گناہون پر نہ کیون ہو ناز مجکو　　شفیع حشر فخر انبیا ہی
مین لکھتا وصف فخر انبیا ہون　　زبان پر ہر گھڑی صلِّ علے ہی
دلا خورشید کی ہی کیا حقیقت　　تو محبوب خدا پر شیفتہ ہی

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین
وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلالو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے
تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے

سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو
پھینکینگے نار سقر مین ثواب کے بدلے

یہ زار عشق نبی نے کیا ہی ای گردون
کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے

مین نعت گو ہون نکیرین سے ڈرون کیونکر
وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنونی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفے کے واسطے
ہاتھ مین ہر دم اوٹھاتا ہون دعا کے واسطے

یا الٰہی مین گناہون مین ہون بالکل مبتلا
رحم کر مجھپر جناب مصطفے کے واسطے

ہین مریض عشق احمد کیون نہو راحت ہمین
ای مسیحا کیون کہین تجھسے شفا کے واسطے

عزت کونین حاصل ہو مجھے ای میرے رب
فخر عالم مالک ہر دو سرا کے واسطے

کچھ نہووے تکلیف مجھکو تیزئ خورشید حشر
ای محمد مصطفے آل عبا کے واسطے

یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹین
رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پرنور اپنا مجکو دکھلا دیجیے | ای مہ برج رسالت والضحیٰ کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی | مجکو ہر وقت آہ و زاری ہی
یا الٰہی نصیب ہو طیبہ | اب سکونت یہان کی بھاری ہی
مہربان وہ نہو تو آفت ہی | اوسکی رحمت سے رستگاری ہی
عشق احمد کا داغ ہی دل پر | اشک خونی کی نہر جاری ہی
جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق | مجکو کب حاجت سواری ہی
یا الٰہی مدینے جا کے مرون | موت مجکو وہان کی پیاری ہی
شب معراج بول اوٹھے جبریل | آج احمد پہ لطف باری ہی
سارا عالم مہک رہا ہی کیون | زلف حضرت نے کیا سنواری ہی
پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین | اک دہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلا لیجے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے | انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفوں کی قدر کیا
رتبہ ہو کیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی حسین
کہدونگا حشر کو یہی رضوان کے سامنے

یون ہین حسین جہان کے آگے جناب کے
ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نہ کیون تن مرا تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہون سے کیا منہ دکھاؤنگا
جاؤنگا کس طرح سے مین ان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے اے خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمن فیض جناب بحر ہوش
آثم مین چپ نہ ہونگا سخندان کے سامنے

جب وصف زلف سرور میرے دہن سے نکلے
ہرگز نہ پھر جہان مین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون سوئے مدینہ پرزے کرون کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اس دم بھی ہو زبان پر
جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون یون وطن کو
جیسے خزا مین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب روضہ
حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک

مقصد کب اپنا یارب چرخ کہن سے نکلے
شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جائے کہیں مدینے آرام ہو میسر
آثم بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھادیا کسنے
نور ایماں عطا کیا کسنے
مجکو شیدا کیا محمد کا
پاس خالق کے لیگئے جبریل
شب معراج لینے آیا کون
کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو
مجکو سودا تھا زلف حضرت کا
کیوں نہیں ہوتی ہمسے دنیا ترک
کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا
جان تازہ جو بخشدی مجکو
آثم اک تو تھا اجہل مطلق

بخت میرا جگا دیا کسنے
داغ عصیاں مٹا دیا کسنے
دین حق کو بتا دیا کسنے
حق سے شہ کو ملا دیا کسنے
سر کو در پہ جھکا دیا کسنے
دل کو میرے اڑا دیا کسنے
طوق ناحق پنہا دیا کسنے
نفس پیچھے لگا دیا کسنے
دل کو میرے بڑھا دیا کسنے
آب زمزم پلا دیا کسنے
اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول مومنو حق کا حبیب ہی
جسکے سبب سے نعمت عقبیٰ نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا
اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ رات دن
دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی
بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف نجیب ہی

حامی ترے سوا نہین شہ ونکا کوئی اور
عصیان کے درد کا تو ہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہین رات دن
خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک
مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش
قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

پھر خدا مدینے مین بلوائیے مجھے
اس ہند مین خراب عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ آثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی
میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم
کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر
حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی

وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا
جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

او نہین کے واسطے کی خلق دنیا
اونہین کے واسطے عرش برین ہی

مثال احمد کے کیونکر ہو سکے خلق
ہوا کوئی نہ ہوگا اور نہین ہی

گنہ کرتے ہو تمپر ہوگی بخشش
یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی

درشہ سے کے سوا جاؤن کدھر مین
کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین سردار دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی
اور بھی آئینۂ دلمین صفا آتی ہی

بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی
یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہی

ماہ و خورشید نظر سے مرے گرجاتے ہین
یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی

ای نبی بہر خدا مجپہ کرم کی ہو نظر
اب گناہون سے مجھے اپنے حیا آتی ہی

چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ
اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی

شربت دید پلادو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی

واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین بڑھکر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی

اپنی آنکھون مین جگہ دیتی ہین حورین اوسکو
جسکی ای مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی

شب عصیان کی سیاہی نے جو گھیرا اکیلا
جسپہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

مین وہ بیمار ہون کہتے ہین اطبا مجہسے — مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہی

رحم کرنے کے تو مشتاق ہین شاہ عادل — جور مطلق نہین آتا نہ جفا آتی ہی

الفت شافع محشر ہی تو پھر کیا غم ہی — مرے کانون مین ہر وقت صدا آتی ہی

وہ بھی دن آئین کہین دیکھکے حال اوسکا سب

اتبو آثم کی مدینے مین قضا آتی ہی

کرم کریا الٰہی مجکو گہیرے تنگدستی ہی — مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی — زیارت گوشہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

ملا کرتی ہی جنس بادہ سرور خواہش دلسے — خریدو مومنو اسکو نہایت یہ تو سستی ہی

خیال نعت احمد مین مجہے مصروف رکہتی ہی — طبیعت ہی جری میری مگر ہر وقت کستی ہی

مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے اوس سے مین پوچھون — بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہی

تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا — عروج اسکو نہین کہتے ہین تو عین پستی ہی

ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہی — کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہی

ہر ہفتہ مین دو مرتبہ کہلتا ہی مرا حال — اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہی

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان
یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی

ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی
صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی

اللہ تو کر رحم بچا نارِ سقر سے
دل نفس کے ہاتھونسے تو برباد ہوا ہی

کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم
ان روزون مرا وا لبِ فریاد ہوا ہی

سب جن و بشر مجکو بھلاتے نہین دل سے
نام آپکا جسدن سے مجھے یاد ہوا ہی

دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ
وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون ای مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی
اوسی جا پر برستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی

وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر
مدینے کی زمین ہی ای فلک کیا عین جنت ہی

کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا
تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دلمین حسرت ہی

دکھایا جلوہ حضرت خدا نے دونون عالم کو
اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی

شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے
اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی

نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے
اسیکا نام ہیئت ہی اسیکا نام صورت ہی

فقط اک مین ہی فکر عدل شاہ دین نہین کرتا
تمامی خلق مین مشہور سرور کی عدالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
میسر جس کسیکو مومنو حضرت کی رویت ہی

مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی
موثر ورنہ سبکے حق مین سرور کی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آثم سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی یہان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی

جلوۂ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ واصل علے نور سراپا کیا ہی

شب معراج جو جبرئل امین لائے براق
ہنسکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی

چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مرحبا صل علے نور کا چہرا کیا ہی

ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی

توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو ای دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آثم
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
جہانمین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی

الٰہی روضۂ احمد دکھاوے
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہمکو
اگر عالم مین پارا ہی تو یہ ہی

خدا کو بھولنا بے فکر رہنا
حقیقت مین جو دنیا ہی تو یہ ہی

رہون کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد
شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی

خدا برحق نبی برحق ہی بیشک
ہر اک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سو نگھون خوشبوے زلف آثم
مرے سر مین جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہی مجھے ای شاہ جان نثار سے
نجات دیگا کبھی دوزخ مین فضل باری سے

ہوس رکھین گے مدینے کی جیتے ہین جبتک
نہ باز آئینگے ہم اس امیدواری سے

ہمین لحد مین نکیرین سونے دو دم بھر
رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے

مدینے کی ہی زیارت جو میری قسمت مین
تو ہوگی ورنہ نہین سود اس آہ و زاری سے

نگاہ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہی آثم کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے
مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے

کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روز محشر
کلمہ پڑھتی ہوئی قبرونسے سب امت نکلے

ہو گئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری
سارے عالم مین جو پابند شریعت نکلے

دونون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
کام بندون کے سب آپھی کے بدولت نکلے

ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بھل
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے

گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتھ لے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
ہر ایک شے کا اونکے قدم سے ظہور ہی

حق نے شفیع امت عاصی کیا تمھین
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف باز پرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے

ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
لیکن ہی کم نبی کی شرافت کے سامنے

تشبیہ کس سے دون قد اقدس کو ہی یہ فکر
طوبیٰ خجل ہو آئے جو قامت کے سامنے

پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے

وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے

جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

طرفہ صفا ہی روے مصفا میں آپکے
آئینہ کیون خجل نہو صورت کے سامنے
جنت ہی ایسی کوے محمد کے روبرو
جیسے جہان کے باغ ہین جنت کے سامنے

آثم کی یہ دعا ہی الٰہی کہ راتدن
روتا رہے وہ روضۂ حضرت کے سامنے

یارب جو مین نے نعت لکھی ہو جناب کی
محشر کے دن نہ شکل دکھانا عذاب کی
عشق نبی ہو دلمین زبان پر ہو تیرا نام
نوبت کہین نہ پونہچے حساب و کتاب کی
چاہا جو لکھنا مدح رخ و زلف شاہ کا
حاجت دوات کو ہوئی مشک و گلاب کی
عصیان مرے معاف تو رحمت سے اپنی کر
دہشت نہ مجھے بہت ہی کتاب و حساب کی
فرقت مین شاہ دین کے نہین چین ایکدم
یارب کوئی بھی حد ہی مرے اضطراب کی
روز ازل سے شاہ کے گھر کا غلام ہون
مدحت نکیون کرون مین رسالت مآب کی
پھیلا ہی جلوہ یون رخ شہ کا جہان مین
عالم مین جیسے روشنی ہو آفتاب کی
کرنا زمین مین دفن نہ مجھ روسیاہ کو
چلائیگی زمین مری مٹی خراب کی
جان عزیز تک بھی مین اوسپر کرون فدا
دہلیز ہاتھ آئے جو عالی جناب کی
پھر تو مدینے پہنچونگا جو مونگا نقش پا
میری دعا خدا نے اگر مستجاب کی

آثم تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی
ہشیار اب تو ہو کہ وہ باتین تھین خواب کی

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوب خدا ٹھیرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخر انبیا ٹھیرے

شریعت کا کیا پابند کی کی ہدایت کی
ہوئے خضر رہ مقصود سبکے رہنما ٹھیرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوے جن و بشر پیدا
شفیع عاصیاں سبکے ہر اک کے پیشوا ٹھیرے

بصارت ہوتی ہی حاصل فقط فیض زیارت سے
مری آنکھوں کا سرمہ کیوں نہ شہ کی خاک پا ٹھیرے

تمہاری ہی ضیا سے رخ کے ماہ و مہر روشن ہیں
تمہیں شمس الضحی ٹھیرے تمہیں بدر الدجی ٹھیرے

خدا کا شکر اس امت میں جو پیدا کیا حق نے
مرے مالک مرے آقا محمد مصطفی ٹھیرے

الٰہی خواب ہی میں شربت دیدار ملجائے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھیرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رخ کی
مقابل روئے محبوب خدا کے کوئی کیا ٹھیرے

وہیں ٹھہرا اسحاب رحمت حق سایہ کرنے کو
جہاں آرام کرنے کو حبیب کبریا ٹھیرے

اگر ملجائے پینے کے لیے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جاوے وہ آب بقا ٹھیرے

ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں اے آثم محمد کا
تعجب کیا ہی جو مقبول حق میری ثنا ٹھیرے

دلمیں ہی مدتوں سے محبت رسول کی
یارب ہو خواب ہی میں زیارت رسول کی

حق تو یہ ہی کہ مردم دیندار کے لیے
واجب خدا کے بعد ہی طاعت رسول کی

کیونکر نہ اہل کفر کی ہوں پست ہمتیں
جب حشر تک رہے یہ شریعت رسول کی

نفسی کہینگے حشر مین جب سارے انبیا
اوسدم قبول ہوگی شفاعت رسول کی

نکلیگا منہ سے کلمۂ طیب رسول کا
جب روز حشر اوٹھیگی امت رسول کی

موسی کو فخر ہو ید بیضا پر اپنے کیا
بڑھکر تھی اوس سے مہر نبوت رسول کی

حب نبی کا داغ رہے دل پہ حشر تک
مر کر بھی ہو نہ کم مجھے الفت رسول کی

گو ہم گناہگار بہت ہین مگر ضرور
جا ئینگے سوے خلد بدولت رسول کی

ایسا نہین ہی کوئی شہنشاہ دوسرا
دونون جہان مین ہی رسالت رسول کی

اسلام کی جہان مین رہے کیون نہ روشنی
ہی مثل آفتاب ہدایت رسول کی

اونکا کلام حق کی ہی درگاہ مین قبول
جو صدق دل سے کرتے ہین مدحت رسول کی

آتے تھے وقت جنگ نہ زنہار سامنے
ایسی تھی اہل کفر کو ہیبت رسول کی

خالی نہین ہون عشق سے آثم مین ایکدم
دی ہی مجھے خدا نے محبت رسول کی

لب پر مدح شاہ ہدا ہی عشق محمد دلمین بسا ہی
اسیر شاہ صبح و مسا ہی شکر خدا ہی شکر خدا ہی

ختم رسل کی شان جدا ہی رتبہ انکا سب سے سوا ہی
تاج شفاعت سر پہ کہا ہی تابع انکا شاہ و گدا ہی

خلق کے سرور سبکے افسر حامی امت دین کے رہبر
شافع محشر قاسم کوثر نام پر اونکے صل علیٰ ہی

گل سے ہی بہتر بوے محمد مشک سے بڑھکر موے محمد
واہ ری شان روے محمد دونون جہانمین پھیلی ضیا ہی

حق نے بنایا فخر دو عالم کب ہو مقابل نیر اعظم
سب سے معظم کل سے مکرم و نوبتِ جہاں کا شاہ ہدا ہی

حشر کا مجکو خوف و خطر ہی آپکو لینا میری خبر ہی
آپکے تابع جن و بشر ہی شمس و قمر ہی ارض و سما ہی

مین ہون آثم نفس ہی دشمن رکھنا الٰہی شر سے امن
ہاتھ مین دینا شاہ کا دامن مجکو فکر روز جزا ہی

یارب طرف مدینے کے جب قافلا چلے
آثم کبھی سوے روضۂ خیر الوریٰ چلے

آتی ندائے غیب ہی ہر دم یہ کان مین
حضرت پہ جو فدا ہو مدینے چلا چلے

سب دیکھنے کو جاتے ہین اوس شہ کے روضہ کو
اللہ دن وہ آئے کہ یہ بھی گدا چلے

اللہ سے دعا ہی شب و روز یہ مری
وہ وقت آئے طیبہ کو یہ مبتلا چلے

لبیک کی جگہہ پڑھین سب شعر نعت کے
ایسا ہمارے ساتھ کوئی قافلا چلے

بوے مزار پاک چلی آئے دمبدم
قدرت سے تیری ایسی الٰہی ہوا چلے

پھر کون بخشوائے کہا سچ اسیر نے
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

آثم نہ کیون مدینے کو جاؤن مین سر کے بل
اس رہ مین پا پیادہ بہت اولیا چلے

جو صدق دل سے شاہ پہ ایمان لائینگے
روز جزا رسول انھین بخشوائینگے

بار گناہ سر پہ جو ہم لیکے جائینگے
خالق کو روز حشر مین کیا منہ دکھائینگے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں مین خاکِ پاے نبی ہم لگائینگے

جاکر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

ای دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنیگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماثم مین مبتلا
پر نعت پڑھنے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے
ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان ہرگز
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہین ای چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود و سلام
ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جملہ ملک جلد بڑھو صلّ علی — عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے — بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت — مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو اویس — جان اغیار دین دشمن ہون گھرانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوف کیا — نار دوزخ کو ہین اشکون سے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت — تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر — گرنے دیتے تھے نہ آنکھونکو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی — کچھ کچھ سپیدی آگے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی — درخواست جاکے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون سے — ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا — رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے — کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفے سے بہت کی ہی التجا — کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر — حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم — مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ — کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا — جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجھکو محبت رسول کی — پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے — عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم یہ کہین — اسکو بھی در پہ تو ای شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا — مدح گر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی — جب مقدر مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہی اگر سرور دین کی الفت — پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر لاغر — اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکے ای دل — تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب — آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

فدا قبول جو میرا اسلام ہو جائے　　تو سارے مدح سرائین نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی　　تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہین مدح روئے و زلف نبی　　بسر ہماری یون ہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمد مرسل ہمین مدام رہے　　اسی مین عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شراب طہور　　نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پونہچے مدینے مین جب کبھی آثم　　قبول درگہ شہ مین سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے　　جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے

عزت سرور دین سے تھے صحابہ واقف　　رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہین جو فرقت مین محمد کے مدام　　جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت مین جو کچھ ہی خوبی　　اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہون مداح نبی اور کوئی　　جز مرے مدح سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پر نور کی پوچھو تعریف　　شمس حیران ہی داغی ہی قمر کیا جانے

اختر نور ہون دندان مبارک جب صاف　　کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نہ دے عقل سلیم اے آثم　　کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین آتے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہ جاتے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جاے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سنگھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
بے کہے قم کے ہین مُردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے
کیون کسی اور کا احسان اوٹھاتے جاتے

ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مخزونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جھکاتے جاتے

ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون رو کے مٹاتے جاتے

طرفو کی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سر راہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو در شاہ کی خاک ای اثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے یہ ظلمتِ عصیان بھلا ڈرائے گی کیا
تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی

مدینے جا کے بناتا ہی کیون نہین گھر تو
کہان پر ای دل خانہ خراب رہتا ہی

خیالِ مدح ہی لبہائے شکرین کا مجھے
زلال میرے دہن کا لعاب رہتا ہی

ہوا جو صورتِ بوجہل منکرِ حضرت
مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسّان تو بھی ای آثم
سوالِ مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سر اثر دہن مین ہی
وصفِ نبی کی چاشنی سے سخن مین ہی

مین گیسوئے رسول کو تشبیہ کس سے دون
عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشکِ ختن مین ہی

کیون محبِ لعلِ لب مین ز رومین فرشتے خون
کب یہ چمک یہ حسن عقیقِ یمن مین ہی

ابرِ کرم مین آپ بلا لیجیے مجھے
فرقت نے ابتو آگ لگائی بدن مین ہی

غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا
عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آثم نے کیا پڑھا
صلِ علے کا شور جو اس انجمن مین ہی

الٰہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ و زاری ہی
زیارت جلد ہو روضے کی سجدہ بیقراری ہی

خدا و مصطفےٰ کے حکم سے کوئی نہین منکر
ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین ہنسکر شب معراج کہتے تھے
مدینے مین مرون جا کر تمنا ہی یہی میری
دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
تکبر جو کوئی کرتا ہی مٹتا ہی وقار اسکا

بلا یا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہی
تماشا ہی وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہی
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہی
وہی ہی اوج پر جسمین طریق خاکساری ہی

کسی صورت پہونچ جائے مدینے مین مرے مولا
میان ہندر ہنا ابتو اس آثم کو بھاری ہی

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہی
میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بید مشک کے قطرے
اوڑا لیچل صبا مجھ وحشی لاغر کو بھی اکدن
خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر
مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین البشری
نہین بھولا سماتا ہون کسیصورت مین جامے مین

عطاے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہی
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہی
تو شہ کا مومنو نقش کف پا یاد آتا ہی
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہی
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہی
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہی
تو مجکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہی
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہی

خدایا جلد پونہچا دے مدینے مین آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہی

آثم ہون کیا مین جاونگا داور کے سامنے
پھیلا رہیگا ہاتھ ہمیب ہمر کے سامنے

یہ آرزو ہی جاکے مدینے مین نکلے دم
مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ٹکرا کے سر ہلاک مین ہوجاؤن یا رسول
ملجاؤن خاک مین بھی تیرے در کے سامنے

کیا منہ ہی ماہ کا جو مقابل ہوا ای فلک
شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آثم رکھین گے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر مین خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے
کلمۂ طیب زبان پر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر مین سن پائینگے جب شاہ کی
نقش پا کی خاک آنکھوں مین لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمین ملجائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ہم ہین عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا ہمین
جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مومنو
پھول تربت پر مرقد سے چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشہ محشر مین نہین
فرقت حضرت مین ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آثم ہمین
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زبان سے جناب رسول کی
جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہوگئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی الله رے شرف
حورین بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت مومنو
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جانے شک ہی ہو چکا معراج مین نبی
بے شبہہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جیسے بندھی ہی اوس گل رخسار کی ہوا
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا ابھی ہی بہت نہین فکر طول کی

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفےٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفےٰ

یارب دکھادے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ

گوش آشناے لذت گفتار مصطفےٰ

اعلیٰ ہی سارے شاہونسے سرکار مصطفےٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفےٰ

ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفےٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےٰ

خود صانع ازل ہی خریدار مصطفےٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

ساراجہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے　　مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے
آئے نظر جو گیسوی خمدار مصطفی

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل مقتدا　　ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما
انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا　　کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا گرم ہی مدینے مین دربار مصطفی

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا　　اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا
گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا　　زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا
جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفی

آثم بنا ہون مین بھی در شاہ کا فقیر　　ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر
پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر　　کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفی

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد　　ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد
بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد　　ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد
واللیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی — دیدار کی پھر تاب نہین لائی تجلی
غش کر گیا مین خواب مین جو پائی تجلی — جب روے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا مین شب قدر ہی گیسوے محمد

دیتی نہین ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید — فرقت ہوئی جسم سے لگی رہنے نہان عید
بے چاند کے نکلے نہین ہوتی ہی عیان عید — ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروے محمد

ہی حسن مین احمد سے کہین حور جنان کم — بھرتا رہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
ششدر رہین فرشتے نہین حیران فقط ہم — کس طور اوٹھائے ہوئے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صلے علے تم — ترک ایک گھڑی بھی نکرو صلے علے تم
کہتے ہوے لازم ہی چلو صلے علے تم — گلگشت گلستا نہین پڑھو صلے علے تم
ہر پھول کے پتے مین رچی بوے محمد

حق کا وہ پیمبر ہی وہی حق کا ہی پیارا — فرقت نہین اللہ کو اک دم کی گوارا
کسطرح نہ مخلوق کی ہو آنکھوں کا تارا — کعبے کی طرف منہ ہی نماز و نہین ہمارا
کعبے کا شب و روز ہی منہ سوے محمد

فردوس کا عالم مین مدینہ ہی نمونا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا
ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا
ہون شیفتۂ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آثم کی طرح بات شہیدی
ہو جائے جو پر نور مری ذات شہیدی
پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
رضوان کے لیے لیجلون سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار و خس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بیعدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و مغفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد
حوران جنان شیفتۂ روے محمد
بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تول لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تول لیے ہین
کیا عاصی ہین کفار کے دل تول لیے ہین
نظرو نمین شفاعت نے عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت
تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
بخشش مین وہ مصروف یہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا
روزہ سے ہین محروم عبادت سے مبرا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا
کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا
واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استاذی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد
کیونکر ہو ثناے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد
ہر سر مین ہی سودا ے سر موے محمد
سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتوہ نور خدا چہرہ سرور
وہ دیکھے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا اوسکی اطاعت سے میسر
اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر
آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت
ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہو نکہت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو و رعایت
رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت
اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت
اللہ کی رہتی ہی ادہر چشم عنایت
حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
پتلے ہین جو رحمت کے تو ہین مرغ شفاعت

اوڑتا ہوا شاہین تراز وسے محمد

لازم ہی زبان دہوکے محمد کا لین نام
ہر تختۂ دم وصف نظر آئے نگیون خام
شایستہ تہرح وستایش ہی وہ گلفام
موسی کی جہان شمع نظر نے نہ دیا کام

اوس بزم کے راگے ہین دوبازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دلسے اطاعت
ہر ایک کا کیونکر نہو میلانِ طبیعت
کس شیشۂ دلمین یہ نہین بادۂ الفت
جب عین خدا کی ہو ادہر چشم عنایت

پھر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوش
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوش
صورت ہی کہ اللہ کی قدرت ہی عیان ہوش
کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوش

عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب معلوی کفایت علی
کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

رہے ہر دل نگیون سوے محمد
ہی طوبی قد دلجوے محمد

ہی سنبل خلد کا موے محمد
بہار خلد ہی روے محمد

شمیم جان فزا بوے محمد

ہوا ایسے شر سے ہو گیا کوئی خالی
عجب صورت ہی حضرت نے نکالی

وہ ابرو ہین کہ یا بیت ہلالی
نہین سرو ریاض بے مثالی

قد رعنا سے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہمکو دے فردوس
نہین دل چسپ ہی طیبہ سے فردوس

مدینے سے نہ دیکھین جاکے فردوس
نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا
کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا

کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہی خوے محمد

سمجھتے بادشہ کو ہین عبادت
ہمین ہی خاک پاے شہ کی حاجت

جہان بیٹھے وہان ہین محو رویت
ہمین ہی وہ جگہ محراب طاعت

جہان ہی ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے مین جو جاتا
وہان جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہی جب شہ کا آتا	دل وحشی ہی زنجیرین تڑاتا

بہ شوقِ یادِ گیسوے محمد

نہو آثم کی صورت اب تو بیتاب	ہی مضمون وصف شہ کا دُر نایاب
ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب	بس اب کافی ہی آگے جاے آداب

کہان تو ہی کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بےبدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

نگیون کعبہ ہو ایوان محمد	ہون جب جبریل دربان محمد
بنون کیا مین ثنا خوان محمد	فلک ہی زیر فرمان محمد

بڑی ہی عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفےٰ ہی	کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی
رخ روشن تجلی خدا ہی	بیان اوسکا بیان کبریا ہی

کلام حق ہی فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا	فضای عرش ہی کاشانہ جسکا
شعاع مہر ہی نذرانہ جسکا	چراغ ماہ ہی پروانہ جسکا

وہ ہی شمع شبستان محمد

وہی ہی سامع فریاد عالم
اوسیکے دم سے ہی بنیاد عالم
اوسی سے ہوتی ہی امداد عالم
ہوا وہ باعث ایجاد عالم

دلا ہی سب پر احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہی یہ امکان
عجب بخشی ہی حق نے شوکت و شان
ہی فخر انبیا محبوب سبحان
کہون کیونکر نہ مین دربان کو رضوان

کہ جنت ہی گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کُل ہو
قیامت آگئی پیدا یہ غل ہو
مثال اک تیغ کے دوزخ پہ پل ہو
چراغ آسمان اکدم مین گل ہو

نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہین شفا پیدا ہو سُم مین
رہین پھر کیون پھنسے اندوہ و غم مین
رہے نام مرض باقی نہ ہم مین
مسیحا کی ہُوئی امت کو دم مین

جلا دیوین غلامان محمد

ثناے شاہ کیونکر لب سے کہیے
اونھین پیدا جہا نہین کب سے کہیے
مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے

یہی کلمہ ہی شایان محمد

کرون کیونکر صفت مین مصطفےٰ کی
زبان لاؤن کہان سے کبریا کی

یہان ہی عقل حیران اصفیا کی
محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر اور تجپر ایمان
مین لایا دلسے ہون ای خالق جان

مین اس دنیا مین ہون جسطرح شادان
رہون محشر مین بھی یا رب مین خندان

بر اسے چشم گریان محمد

ہا ئین شکر مین کیونکر نہ ہم لب
کہ تیرا لطف کم ہمپر ہوا کب

تو مثل آثم کے اپنے فضل سے اب
گنہ گویا کے یا رب بخشدے سب

بحق آل و یارانِ محمد

تضمین غزل خود

حقیقت مین یہان کی جو بلندی ہی وہ پستی ہی
خدا کی خلق راحت کے لیے ہر دم ترستی ہی

مری صورت کو غمگین دیکھکر مخلوق ہنستی ہی
کرم کر یا الٰہی مجھکو گھیرے تنگدستی ہی

مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

ہمایون بخت ہی جسنے مدینے کی زیارت کی
وہان کی جو گلی ہی وہ فضا رکھتی ہی جنت کی

اوسی سمت آنکھ رہتی ہی لگی ہر قامت کی
مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی

زیارت کو شۂ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

الٰہی یہ تمنا ہے کبھی طیبہ مین جا پونہچون
مین نقشہ لوح دلبر روضۂ پرنور کا کھینچون
ہوا ے شوق مین اوڑ جاؤن جبتک آنکھ سے دیکھون
مرے جی مین ہے جو زائر کہ آ ے اوس سے مین پوچھون

بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہے

حقیقت مین غضب ہے اک بلا انگیز یہ دنیا
چلن سے اوسکے سب ناخوش ہین خوش کوئی نہین اصلا
رہون اس سے جدا اسکی محبت ہے بہت بیجا
تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا

عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہے

ہمیشہ سے رہی مجپر مرے اللہ کی رحمت
مرے کام آگئی الفت مرے کام آگئی الفت
مٹی ہرگز نہ مرکر بھی رہی باقی وہی صورت
ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہے

ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم
لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجسا نہین ہے دوسرا اے شافع امم
کہتا ہون اس سبب سے دم نعت دمبدم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بجپر تو خاص فضل خدا ے قدیر ہے
تو شاہ دین ہے صاحب تاج و سریر ہے

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی　　دونون جہان مین ایک توہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا دوچند ہو　　مضمون کسیکا کب میرے آگے بلند ہو
ممکن نہین زبان جو دم نعت بند ہو　　مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خوش سیر　　ایوب و نوح و عیسیٰ و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے مین ہمدگر　　لیکن تمھین کو حق نے بلایا بکر و فر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمین شک نہین ای شافع امم　　میکال و جبرئیل ہین عالم مین ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہین محترم　　لیکن قسم خدا کی کہے جائینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرےسے ہی قدرت آلہ　　اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ
محشر مین بخشوائینگے امت کے جب گناہ　　سب انبیا کہینگے کہ ای شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو خیل انبیاے سلف کا امام ہی　　جتنا شرف جہان کا ہی تجپر تمام ہی

تو آخر زمان کا نبی لا کلام ہی | نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر مین پروانہ ہی ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہی ترا
آثم گناہگار بھی دیوانہ ہی ترا | کہتے ہین نقد جان جسے نذرانہ ہی ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حلیۂ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد سے چمکنے کو ہی میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہی مہر عرب کی تنویر
دل پہ کھنچنے کو ہی اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہی ہر شعر مین جیسے تفسیر

ہین اوترنے کو مضامین فلک سے مجھپر
شہرہ ہونے کو ہی حسان سے میرا بڑھکر

حلیہ کرتا ہون بیان سنکے پڑھین صل علیٰ | واہ ری شان خدا نے کہا لولاک لما
خالق ارض و سما آپ کا ہی مدح سرا | دعوی مدح سرائی کرون کس منہ سے بھلا

تم جو چاہو تو طبیعت مین روانی ہو جائے
منکشف مجھپہ ہر اک راز نہانی ہو جائے

آپکا وصف کرے کیا ہی مجال انسان | جز خدا اور کسیکو نہین مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتون کی زبان
آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق
غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق

آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق
آپ واللہ جہان مین ہین نبی بر حق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا
سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا

دیکھ پائے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سما
آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت سے ادا کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر نہین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی
فضل اللہ سے ہر سر یہ اوسے عظمت ہی

نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی
طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ خدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
لعل آگئے لب لعلین کے ہی بالکل بیکار
گل زنبق مین کہان ہی گل بینی کی بہار
سامنے دانتون کے بے آب ہی در شہوار
یہ زبان دیکھکے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صد لے قم ہو

دو تون شانون کی گردن شان بیان کیا ہی مجال
نور کے ہین دو ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال
گردن پاک کی کیونکر ہو صراحی سے مثال
بادہ حسن و لطافت سے ہی یہ مالامال
کب پری کا ہی گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
پیش کف دست سے شرمندہ ہو وہ مثل قمر
ہو کسی دن جو مقابل یہ بیضا اگر
پنجہ بھی پھیر دے خورشید کا پنجہ اکثر
واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
اونگلیون پر جو ہوے تار شعاعی قربان

بخدا مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہی
نام کو اوسمین سیاہی ہی نہ کچھ کینہ ہی
پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہی
دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی
کیون نہو اوس سے بھلا قدرت یزدان ظاہر
ہوتی ہی دیکھکے ماہیت عرفان ظاہر

وہ کمر ہی نظر آتا نہیں جسکا سایہ | دیکھ سکتے نہیں واللہ ادھر کم مایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہی اعلیٰ پایہ | ہو وہ انسان جو آنکھوں کا بنے ہم سایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہیں کب آنکھوں سے
صاد اونپر نہیں کب کرتے ہیں سب آنکھوں سے

پانون کا قدر مین ہی عرش سے بڑھکر پایا | مرتبہ انکا کسیکے بھی نہیں ہاتھ آیا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبان پر لایا | اوسنے فردوس مین وہ رتبہ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علیٰ حور ون نے
نعت گو ہی یہ محمد کا کہا حور ون نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان | آپکی شان پہ ہوتے ہین ملائک قربان
سب رسولون پہ ہی فخر آپکو اے شاہ زمان | پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

تو ہی مالک ہی سوا تیرے نہیں کوئی رفیق | دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
ہی تو ہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق | پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہی عمیق

گر کرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہی | یہ بھی اک بندہ ناچیز ترا آثم ہی

مسدس در بیان شب معراج مسمّے بہ نور عرش

معراج مصطفےٰ کی صفت ہوتی ہی کہین — حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہین
تھا آسمان جلوہ نما پر ضیا زمین — کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دین
پر نور تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فوراً نہان ہوا — گردون پہ ماہتاب کا جلوہ عیان ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا — کثرت سے ہر مکین فلک شادمان ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستّر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھرین اب ٹھہر رہین — اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہین
روحین ہین جتنی عیش مین وہ رات بھر رہین — استادہ کل فرشتے ادھر او ادھر رہین
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہی اونکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب — جنت سے لے براق جو ہو سب مین انتخاب
کوثر کے پانی سے او نہلاکے تو شتاب — لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہم رکاب

تاکید جان آہین فرا بھی نہ دیر ہو
طبع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے امہانی کے گھر شب کو مصطفےٰ
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہی سو رہے ہو کیا

جبریل جا کے بولے کہ ای فخر انبیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہی لقا کا خدا ای شہ انام

پھر لائے جبریل بڑے آب و تاب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہین مشک و گلاب سے

طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چوکی طلائی ایک وہان لا کے پھر دھری
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھری

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو

اور حلہ بہشت پنہایا جناب کو
نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لا دیا

مسجد سے نکلے جلوہ کنان فخر انبیا
تھا سیکڑون فرشتونکا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص و عام مین
سارے ملک تھے فکر ادائے سلام مین

اسّی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
ہاتھونمین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صلِّ علے کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
پھر مصطفے نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھونمین دل آئینا ہوا
شوق لقاے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب آخرت کے خواستگار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق
خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق

سرور ہوئے سوار گیا صدمۂ فراق
بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق

کی عرض اس غریب کی بھی سنیئے گفتگو
محشر مین بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تک
جسدم چلا وہ حکم خدا سے سُوئے فلک

ہر صر کی چال اڑائی تو بجلی کی لی چمک
گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک

پھر کہتے طرق جو ہزارون ملک چلے
انجم عروج بخت کے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا
ستر نقابو نمین سے تو اب ایک لے اوٹھا

جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا
جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہان ہوا

ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردون بھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصیٰ مین جب آئے
ٹھیرے پئے نماز عشا سید عرب

حاضر تھے انبیا وہان پہلے سے سب کے سب
اک ایک نے وضو کیا بہر صلوۃ رب

ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا
آنکھون کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام
تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور دلسے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھائے نبی نے پئے دعا
با عجز و انکسار یہ اللہ سے کہا
آنسو بھر آئے آنکھ مین بسکہ الم ہوا
امت کو میری بخشدے ای میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم ای حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوے شاہ دین پناہ
پہلے فلک پہ پونہچے وہ ہمصورت نگاہ
حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
آدم کو دیکھا بیٹھے ہوے تک رہے ہین راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہو تعظیم کیلیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر
آئے محمد عربی سید البشر
دربان نے جاکے حضرت یحیی کو دی خبر
تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذی رتبہ اس طرح کا کوئی بھی بشر نہین
یکتا ہین ثانی انکا جہان مین مگر نہین

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم
پھیلی خبر کہ آتے ہین سلطان محترم
تعظیم کو وہان کے ملک بھی اوٹھے بہم
یوسف یہ بولے عین عنایت ہے یہ کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پہنچے شہ انام
آنکھونکے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام
ادریس اور مسیح اوٹھے با صد احترام
دونون نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچوین فلک پہ جو وہ سید عرب
دیکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب
پہنچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی پئے ادب
ہارون ہنسکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پہنچے آسمان ششم پر حبیب حق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق
پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
صلو علیہ حضرت موسے کا تھا سبق

آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے
آنسو بہائے آنکھونسے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پونہچے شہ زمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
گلزار نقش پا سے بنایا وہ آسمان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہوکے شادمان
فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پونہچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین پر ضیا
دیکھا تو آ گئی نظر اک قدرت خدا
پھل پھول لعل و گوہر و یاقوت خوش نما
اوس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہو جلوا گر ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہی کہکشان
بیٹھے ہوے ہین اور فرشتے بھی شادمان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہو وہی مکان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان
بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے ذوق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق مین

پونہچی وہان سواری شاہنشہ انام
کی عرض ہمنے کی ہی عبادت جو صبح و شام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
دیتے ہین اجر آپکی امت کو وہ تمام
یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوے
رخصت سبھو نسے ہوکے پھر آگے جو بڑھ گئے

بولے یہ جبرئیل کہ ای سید البشر
آگے ذرا بڑھوں تو جلیں میرے بال و پر

اسدم ہی اس غریب کو گھیرے غم و خطر
رخصت یہاں سے تب کیجیے قربان ہوں آپ پر

شہ نے کہا کہ ایسے میں بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی میں غضب ہی نہ منہ مجھ سے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب الٰہ کو

میکائیل آکے بولے چلو کاٹیں راہ کو
پھر لے چلے پردن پہ رسالت پناہ کو

حضرت کو آگے لیچلے میکائیل اوس گھڑی
طی کین وہ ایکدم میں جو تھیں منزلیں کڑی

کچھ بڑھکے مصطفے سے یہ کی عرض شاہ دیں
آگے بڑھوں پروں میں یہ طاقت مرے نہیں

گو چاہتا یہ امر نہیں ہی دل حزیں
رخصت کا خواستگار ہوں ای فخر مرسلیں

لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
پھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار

بعد اوسکے بازوؤں پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار

جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اوٹھائے سب

حد تک جو اپنے پونہچے سرافیل نامور
مجبور اب تو مین بھی ہون آگے نہین گذر

کرنے لگے یہ عرض کہ ای شاہ بحر و بر
رخصت یہان سے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پاکے رسالت مآب سے
راہی ہوے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب جد کے واسطے

آئی سواری خوب ہی احمد واسطے
ہی یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جہالر ہی موتیون کی تھی اک رو انور
وہ لے اوڑا نبی کو زہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پونہچے جو عرش پر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر

پایا وہان پہ نور عجب ایک جلوہ گر
ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ او سوقت رک گیے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گیے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان
جسجا کہ ہست و بود کا کچھ بھی نتھا نشان

وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
آئی صدا قریب ہو ای مفخر جہان

اک اک قدم پہ رتبہ جہز فزون ہوا
جو کچھ سوا خدا تھا دلسے برون ہوا

اکدم مین پھر دنی فتدلیٰ مین آگئے
پایا شرف مقام معلیٰ مین آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ مین آگئے
کس شان سے مقام فاوحیٰ مین آگئے

قرب خدا مین پھر تو وہ مسند نشین ہوے
احمد احد کے جلوہ مین خلوت گزین ہوے

بعد اسکے ما و من کا نہ پھر دخل کچھ رہا
نور خدا سے جا کے ملا نور مصطفیٰ
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا
دونون کے بیچ مین تھا فقط پردہ نور کا

شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشین نمازین علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہانسے جو سلطان دو جہان
آداب تھا رکاب مبارک سے ہم عنان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان
رضوان کو حکم پونہچا کر آراستہ جنان

حورین رہین سنگار برابر کیے ہوے
غلمان ہون بر مین جامہ خوشتر کیے ہوے

آتا ہی سوے گلشن رضوان مرا حبیب
دیکھیگا ہر مکان کو جا جا کے وہ قریب
خوش ہوگا دیکھکر وہ مری قدرت عجیب
اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب

اندر جنان کے آئین جو سلطان محترم
غلمان و حور آنکھین ملین چوم لین قدم

اتنے مین پونہچے شاہ امم خسرو زمان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جنان
دیکھین بہت لدی ہوئی پھولوں سے ڈالیان
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلفشان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزین اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار مین بہار
جب چشم حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حورون کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن مین سماتے تھے
غنچے تمام صل علیٰ لب پہ لاتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہرون کے تھے برابر تلے ہوے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوے

نرگس کو نور دیکھکے حیرت سوا ہوئی
نہر روان کی اور لطافت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نسرین و نسترن مین بھی نکہت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفےٰ کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیون مین جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سرور زمان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان

دوزخ کی آگ پائی نہایت شرر فشان
تشریف لائے پھر شہ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ بر ملا

آثم سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا
استاد و خاندان و اجبا و آشنا

مان باپ میرے اور اعزا و اقربا
ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفے

دلمین سوا ترے نہ کبھی جا غیر ہو
ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی رشک ہلالی و جلالی عالم باعمل شاعر بے بدل استاد یگانہ
یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی
استاد جناب والا خطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر
مرحوم و مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہے رقم آپ نے
مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا

ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے
بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا
۱۳۰۰ھ

از افکار عالی وقار جریدۂ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خاں صاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہی جناب آثم سے	داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہی یہ تاریخ طبع کا مصراع	جان دل ہی کلام نعت شریف ۱۳ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکہ تاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبدالعزیز خاں صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع ...

شاعر نامی حضور احمد چو کرد	جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز	گفت یک مجموعۂ نعت شریف ۱۳ھ

از شاعر لاثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

ای حضور احمد من باد ترا	بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ	بہرہ یابی بحضور احمد ۱۳ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خاں صاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخہ رنگین ہوا	ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن	فخر جہان خاتم پیغمبران

هر ورقش چون گل نو تازہ رنگ
غیرت آرایش باغ جنان

نزہت و سیر ابے مضمون تمام
ساختہ در جدولش آب روان

جلوہ نیرنگ سواد و بیاض
رونق ہنگامہ چشم تبان

لفظ و حروفش بصد ادل نشین
رنگ معانی بہ ادا دل نشان

سلسلہ انگیز طراز سخن
مرسلہ آویز گلوے بیان

رنگ فروز دل اہل ہنر
مصقلۂ خاطر ایقانیان

یافت چو ترتیب بہ آئین نیک
خواستہ تاریخ دل طالبان

قیس رقم کرد خوشا مصرعے
طبع شدہ نعت رسول زمان ۱۲۸۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ
باتمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوی

دیوان کہا نعت مین کیا کام کیا ہی
سچ یہ ہی حضور آپنے خالق کی خوشی کی

تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم
اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی

ہاتف نے کہا کان مین کہدے یہ تمیز آب
مقبول ہی کل پیش خدا مدح نبی کی ۱۲۸۳ھ

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سب اورسیر محکمہ گڑھ کپتانی

آگرہ شاگرد جناب استادی مکرمی حضرت ہوش حسین علی مدظلہ العالی

کیا ہی آثم نے باغ عالم مین
گل نعت نبی کھلایا ہی

حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش
تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی

بندش صاف سے ہی آئینہ
گل خورشید اسکا سایا ہی

اور رنگینی مضامین نے
لطف فردوس کا دکھایا ہی

بہر تاریخ شوق آثم سے
کہدے مرآت خلد پایا ہی

۱۳۱۴ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت میں
جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول

جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک
جسکے بندے نہین تاجدار شمول

جسپہ قربان جنان جنان کے چمن
جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول

جسکے صدقے مین اہل ایمان پر
ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول

جسکی سرکار قاضی حاجات
ق
جسکا دربار معطے مامول

یہ ضیائین اوسیکے دم کی ہین
یہ سخائین اوسیکی ہین معمول

دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک
اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول

ای حسن کیا حسن ہی مصرع سال
باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
۱۳ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا مرتب
ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ

کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی
وصف نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ
۱۳ھ

ازشاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق
مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز رئیس بریلی

کر دیا حسان کو محجوب آپنے
مدح لکھی ہی خوش اسلوب آپنے

یون کہا ہاتف نے قیصر وقت فکر
نعت لکھی بے بدل خوب آپنے
۱۳ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت
شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آباد

دیوان ہی یہ دلیل بخشش
آثم کو ہی کفیل بخشش

تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا
حافظ لکھو سبیل بخشش
۱۳ھ

ازفکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور
ضلع بجنور ملازم محکمۂ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمہارا
یہ دیوان نعت کا ہی سبکو مطبوع
سناتا ہی مجید اب طبع کا سال

تمہارا ہر سخن ہی دل کو مرغوب
ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب
لکھی ہی نعت احمد واہ کیا خوب
۱۳ھ

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی
خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام
بیان خلق و محبت کا کسطرح مین کرون
نکیون ہو عقل رسا اور انکی فکر بلند
کہا جو نعت کا دیوان تو مجھسے ہاتف نی
کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز

اور آپکے پدر نامور ہین جعفر خان
جو مل گئے تو ہوے دیکھتے ہی وہ شادان
جناب ہوش کے شاگرد ہین وہ عالی شان
کہا کہ مادہ وہ کہہ سے جو ورد زبان
چھپا ہی نعتیہ دیوان یہ کہرا فشان
۱۳ھ

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب سحر مرادآبادی
وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح غل نہ صل علی کا
ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید

چھپا نعت مین ہی یہ دیوان عجائب
ندا آئی لکھدے کلام غرائب
۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خانصاحب

عاشق بریلوی تلمیذ باتمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت

ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوانِ رقم کردہ آثم
در سلسلۂ نظم دُرِ نعت بسفتہ

عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا
در عیسوی سن گو چمنِ نظم شگفتہ

ایضاً در سنۂ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت
فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون

دلمین ہی عاشق سے پئے تاریخ طبع
بوستان شاعری اوسکو لکھون

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام
سیر جسکی اہل دل کا چین ہی

فیض پایا ہی جناب ہوش سے
خوب نعت قبلۂ دارین ہی

لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر
وارث عالم شہ کونین ہی

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصفت سید ابرار آثم نے
جہان مین شور اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا

بڑی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے
عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت کوثر کا

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم
مرتب ہمدرین ایام گردید
برای سال طبع از شوق راغب
بگو مشتاق خاص و عام گردید
۱۳۱۶ھ

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمٰعیل خانصاحب فسیح رئیس بریلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم
نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند
شاعری تکی ہی ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہے
آمین حسّان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے نوا
گل جنت سے سوا ہی یہ کلام آثم
۱۳۱۶ھ

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرہ تلامذہ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان
جسکا صادق ہی چار سو شہرا
جیم جنت کا لیکے لکھ تاریخ
کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا
۱۳۱۶ھ

از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

نہین کچھ بھی آثم کو خوف گناہ	کہ ہی نعت فردوس اعلے کی راہ
کہا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	لکھی نعت احمد ہی کیا خوب واہ
	۱۳۱۴ھ

چکیدہ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہون عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا	غل نالۂ زنجیر مین ہی صل علے کا

صبح کا سہانا وقت ہی افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہی تارے چھپ چلے ہین شمعین جھلملا رہی ہین جدھر دیکھو نور کا عالم ہی ہر شجر پر نخل طور کا عالم ہی دریا سینۂ صافی کی طرح نشۂ محبت مین لہرین لے رہا ہی اشجار کا صوفیون کی طرح حال وجد مین جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہی گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہی ہر طرف ایک نئی بہار ہی باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشون پر اٹھکیلیان کرتی پھرتی ہی پھولون کی لپک خوشبوؤن کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہی غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہین مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارک باد گا رہے ہین طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلون کو بیچین کیے دیتے ہین پیچ والوں نشہ مفقود ہی سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہان خمخانۂ عشق کے متوالو عشق نبی مین نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان نو

کے لیے تم چشم براہ و گوش برآواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھائیگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان	کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی	کلید گنج سعادت ۱۳ کلام آثم ہی

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلند شہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی	جسکا فضای گلشن رضوان کو خار ہی

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل فنبد باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ وسنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچہ مراد ہرگز شگفتگی پر نہ آئے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر بے فروغ ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا تو نئی لہر آئی سوے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر طرف وجوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف سے نے ہر ایک کی جنس استعداد بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی		دونون شہرون کا دل بریلی ہی

وارد ہوا یا در ہے بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامۂ جہان ناظم وناثر باجوش وخروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش نبیرۂ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذۂ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید منظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت فیض درجت مین پونہچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات ظاہری وباطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ع للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ٭ پھر تو بے تامل سر عقیدت جھکایا جو کچھ رطب ویابس اوس وقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت ممدوح نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرما کر ہر طرح عزت بڑھائی مقا

پھر تو گاہ گاہ اورنگ آباد ضلع بلندشہر سے حاضر ہو کر خرمن فیض سے
خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا بےکھٹکے نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان
روزون جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہواے
خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہے ایک نعت کا دیوان ہے قدسیون
کی جان اہل دل کا ایمان ہے مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہین بلحاظ
نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشستگی الفاظ و شوکت
معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہے
شستگی آب کوثر کا دم بھرتی ہے مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو
خوشخو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب
آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی
بریلوی شاگرد استادی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعت دلمین خوبی شادمانی
نے پاؤن پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہے آثم نے	روح کی جو غذا ہے ای واجد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے	کیا ہی لذت فزا ہے ای واجد
	۱۳ ھ ۱

تاریخ طبع از نتائج فکر سدید سخندان حمید حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سعید سلمہ الله المجید

زہی شد طبع این دیوان مصفا	تو گوئی گوہر شہوار نعت ست
خہی مضمون او از تازہ بندش	بہار گلشن بیخار نعت ست
سواد حرف چشم ناظرین را	سواد سرمۂ دیدار نعت ست

ز ذوقِ معنیِ شیرین بیانی	زبان را لذت گفتار نعت ست
سعید از بہر سالِ انطباعش	بگو بوے گلِ گلزار نعت ست

ایضاً از نتائج طبع گرامی مولوی محمد عبد العلیم صاحب آسی مدراسی مصحح مطبع نظامی

بحمد اللہ یہ کیا دیوان چھپا ہی نعت حضرت میں	ہی جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ	بیان ہی شمع سان روشن تو مضمون ہی عزائم کا
سبب دو ہین خفیف اسمین تو ایک آیا وتد مجموع	دوبالا ہو گیا لطف ہزج اس بحر سالم کا
نہان تاثیر اکسیر اسکے ہی ہر نور معنی مین	عیان ہی ذرمین جیسے اثر سیماب قائم کا
نہین دیکھا کلام ایسا کسیکا نعت حضرت مین	نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دل افسردہ امت نہ کیون ہو مثل گل خندان	چلے باغ شفاعت سے جو اک جھوکا نسائم کا
جب آنحضرت ازل سے ہین شفاعت کے لیے ماذون	تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت مین آثم کا
چھپا نعت حضور احمدی مین دیوان حضور احمد	یہ ہی احسن نتیجہ حسن فکر طبع ناظم کا
وہی ہی سال چھپنے کا جو از رو حساب آئے	کہو آسی چھپا کیا خوب ہی دیوان آثم کا ۱۳۱۳ھ

ایضاً از طبع عاجز کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نخلبند کن فکان کے فضل سے	کیا ہی یہ پھولا پھلا بستان نعت
طبع کا حسن ہے بے تکلف صاف صاف	کہدو شاکر نسخہ دیوان نعت ۱۳۱۳ھ

وجہ مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی کی چھپی ہوئی ہی مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے